REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57. REGD. NO. P/GDP-3. PHONE NO. 35

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی تعلیمی اور تربیتی ترجمان!

شمارہ (۷) مُصلح موعود نمبر

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

پیشگوئی مُصلح موعود

از حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

"خدائے رحیم وکریم نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سُنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قُربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفّر تجھ پر سلام۔ خُدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں مَوت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہُوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اُس کی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفٰےؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کُھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذُرّیت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃُ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دِل کا حلیم۔ اور علومِ ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مُبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل والآخر مظہر الحقّ والعلاء کأنّ اللّٰہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خُدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رُستگاری کا مُوجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳)

اِدارۂ تحریر

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر - محمد انعام غوری۔

ملک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر وپبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان

مصلح موعود نمبر

بابت

۱۴ر تبلیغ ۱۳۵۹ ہش

بمطابق

۲۶ر ربیع الاول ۱۴۰۰ھ - ۱۴ر فروری ۱۹۸۰ء

جلد : ۲۹
شمارہ : ۷

شرحِ چندہ

سالانہ ــــــ ۱۵ روپے
ششماہی ــــــ ۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاکٹ ــــــ ۳۵ روپے
فی پرچہ ــــــ ۳۰ پیسے

اِس شمارے میں

● "پیشگوئی مصلح موعود"
ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ص۱
● ایک عظیم اور مہتم بالشان نشانِ صداقت (اداریہ) ص۲
● "انوارِ الہدیٰ"
افاداتِ حضرت اقدس المصلح الموعودؓ ص۳
● "خوانِ فخر المرسلیںؐ تھا شیر آمِ المومنینؓ"
کلامِ منظوم حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ ص۴
● "نور آتا ہے نور"
از مکرم نصیر الدین صاحب قمر (شاہد) ربوہ ص۵
● "ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے"
از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس ص۷
● "اس کا نزول بہت مبارک ہوگا"
از مکرم محمد داؤد صاحب اکاری جڑچرلہ ص۹
● "علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"
از مکرم سید نور الدین صاحب مونگھیرہ (اڑیسہ) ص۱۰
● "حضرت مصلح موعودؓ سے وابستہ چند یادیں"
از مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی حیدر آباد ص۱۱
● ظہور مصلح موعودؓ سے متعلق عظیم الشان بشارات
از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد ص۱۳
● "مصلح موعودؓ اور تحریک جدید کے دفتر دوم کا اجراء"
"تاریخ احمدیت کا ایک ورق" ص۱۵
● حضرت مصلح موعودؓ کے چند زریں کارنامے
از مکرم سید رشید احمد صاحب بی اے مونگھیرہ ص۱۶
● شانِ مصلح موعودؓ ــــــ (نظم)
از مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور - ربوہ ص۱۷
● فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ایک اعلانیہ ص۲۰

اخبارِ احمدیہ

قادیان - ۱۱ر تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۹ر فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ ـــــ "حضور کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ ٹھیک ہے"۔ الحمد للہ ـــــ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۱ر تبلیغ (فروری) - محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ ٭

◎

اداریہ :

پیشگوئی مُصلح موعود ـــــ ایک عظیم اور مہتم بالشان نشانِ صداقت

اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ انبیاء کی تائید و نصرت میں انہیں اپنی جناب سے جن خارقِ عادت معجزات اور محیّر العقول آسمانی نشانات سے سرفراز فرماتا ہے۔ ان میں امورِ غیبیہ پر مبنی وہ عدیم المثال تبشیری و انذاری پیش خبریاں بھی برابر کی شریک ہوتی ہیں جن سے وہ قبل از وقت انتہائی غیر یقینی اور ناموافق حالات میں اپنے فرستادوں کو مطلع کرتا ہے۔ چنانچہ اپنی اسی سُنّتِ جاریہ کو صداقتِ نبوّت کے ثبوت میں بطور معیار پیش کرتے ہوئے وہ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے کہ

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (سورۃ جنّ : ۲۷)

یعنی عالم الغیب خدا بجز اپنے مامورین و مرسلین کے اپنے علمِ غیب سے کسی کو آگاہ نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کی اس سُنّتِ جاریہ کے تحت مامورِ زمانہ حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپؑ کی مسلسل چالیس روزہ متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں پسرِ موعود سے متعلق ملنے والی عظیم اور مہتم بالشان آسمانی بشارت جہاں اہلِ بصیرت کے سامنے آپؑ کے اپنے دعویٰ ماموریت کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح ثابت کرتی ہے، وہاں بیک وقت آپ کے آقا و مُطاع سرورِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے تا قیامت جاری و ساری روحانی فیوض و کمالاتِ نبوت، اور خدائے قادر و توانا کی ہستی کے درخشندہ اور ناقابلِ تردید ثبوت بھی فراہم کرتی ہے۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی وراء الوریٰ ہستی اور اس کے زبردست قادرانہ تصرف کا تعلق ہے اس کے ثبوت کے لئے پیشگوئی مصلح موعود کے آخر میں موجود صرف اِن الفاظ پر غور کیجئے جن میں اللہ تعالیٰ منکرینِ حق و صداقت، کو انتہائی تحدّی کے ساتھ یہ انتباہ کرتا ہے کہ :-

"اَے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل اور احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو، اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے"۔ (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

ایک طرف پیشگوئی مصلح موعود کی پُرشوکت الہامی عبارت کے ان الفاظ میں پائی جانے والی یہ تحدّی اور دوسری طرف زمانہ مابعد میں اس پیشگوئی کا من و عن اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پورا ہونا ثابت کرتا ہے کہ فی الواقع اس کائنات کی خالق و مالک ایک ایسی مقتدر و اعلیٰ ہستی ضرور موجود ہے جو سمیع الدعا۔ مجیب الدعوات اور متصرف بالارادہ ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور ! ٭ ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے !!

پھر بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عظیم الشان پیشگوئی فی ذاتہٖ کسی جدید انکشاف کی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ مصلح موعود کے بارہ میں موجود زمانہ قدیم کی بے شمار پیشگوئیوں کی ہی ایک کڑی ہے۔ خود آپؑ کے آقا و مُطاع حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے آج سے چودہ سو سال قبل فرمودہ یہ مقدس الفاظ بھی اس عظیم الشان نشانِ آسمانی کی عظمت کو دوبالا کر رہے ہیں کہ :- "يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ" (مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ)

یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اسے (خصوصی صفات کی حامل) اولاد دی جائے گی ـــــ پس اس جہت سے پیشگوئی مصلح موعود کا ظہور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی صداقت و حقانیت اور آپؐ کے فیوض و کمالاتِ روحانی کے تا ابد جاری رہنے کا بھی ایک ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔ چنانچہ اسی حقیقت کے اظہار کے لئے خود حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے"۔ (اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء)

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۹ پر)

ولادت باسعادت

قادیان ۱۲ر تبلیغ (فروری) ـــــ آج ربوہ سے بذریعہ ٹیلیگرام یہ پُرمسرت اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ سلمہا بنت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور مکرم عزیز ماجد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن محترم وقیع الزمان خان صاحب کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ عزیز نومولود سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی کا بیٹا اور حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑنواسہ ہے۔ ادارہ بدر بڑی خوشی کے اس موقع پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلہا العالی و حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی (حرم محترم حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ محترم وقیع الزمان خان صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ وقیع الزمان خان صاحب نیز خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ قابلِ احترام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے بارگاہِ ربّ العزت میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو دراز ، صالح اور با اقبال زندگی عطا کرے۔ اور اس کا وجود خاندانِ مسیح پاکؑ اور تمام جماعت کے لئے قُرّۃ العین ثابت ہو۔ آمین اللّٰھمّ آمین ٭

(ایڈیٹر بدر)

تبرکات

نوجوانانِ احمدیت کے نام ایک مقدس پیغام!

لوحُ الہُدیٰ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم سے

> "خوب یاد رکھو کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں مگر ان کے اثر بڑے ہوتے ہیں۔ پس اس میں لکھی ہوئی کوئی بات چھوٹی نہ سمجھو اور ہر ایک بات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ تھوڑے ہی دن میں اپنے اندر تبدیلی محسوس کرو گے اور کچھ ہی عرصہ کے بعد اپنے آپ میں اس کام کی اہلیت پیدا ہوتی دیکھو گے جو ایک دن تمہارے سپرد ہونے والا ہے۔"
> (المصلح الموعودؓ)

اے نوجوانانِ جماعتِ احمدیہ!

ہر قوم کی زندگی اس کے نوجوانوں سے وابستہ ہے۔ کس قدر ہی محنت سے کوئی کام چلایا جائے اگر آگے اس کے جاری رکھنے والے لوگ نہ ہوں تو سب محنت غارت جاتی ہے اور اس کام کا انجام ناکامی ہوتا ہے۔ گو ہمارا سلسلہ روحانی ہے مگر چونکہ مذکورہ بالا قانون بھی الٰہی ہے اس لئے وہ بھی اس کی زد سے بچ نہیں سکتا۔ پس اس کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ ہم پر واجب ہے کہ آپ لوگوں کو ان فرائض پر آگاہ کر دیں جو آپ پر عائد ہونے والے ہیں۔ اور ان راہوں سے واقف کر دیں جن پر چل کر آپ منزلِ مقصود پر پہنچ سکتے ہیں۔ اور آپ پر فرض ہے کہ آپ گوشِ ہوش سے ہماری باتوں کو سنیں۔ اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ تا خدا تعالیٰ کی طرف سے جو امانت ہم لوگوں کے سپرد ہوئی ہے اس کے کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق ہمیں بھی اور آپ لوگوں کو بھی ملے۔ اسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے مندرجہ ذیل نظم لکھی ہے جس میں حتی الوسع وہ تمام نصیحتیں جمع کر دی ہیں جن پر عمل کرنا سلسلہ کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ گو نظم میں اختصار ہوتا ہے مگر یہ اختصار ہی میرے مدعا کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ اگر رسالہ لکھا جاتا تو اس کو بار بار پڑھنا وقت چاہتا ہے جو ہر شخص کو میسّر نہ ہو سکتا۔ مگر نظم میں لمبا مضمون تھوڑی عبارت میں آ جانے کے باعث ہر ایک شخص آسانی سے اس کا روزانہ مطالعہ بھی کر سکتا ہے اور اس کو ایسی جگہ بھی لٹکا سکتا ہے جہاں اس کی نظر اکثر اوقات پڑتی رہے۔ اور اس طرح اپنی یاد کو تازہ رکھ سکتا ہے خوب یاد رکھو کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں مگر ان کے اثر بڑے ہوتے ہیں۔ پس اس میں لکھی ہوئی کوئی بات چھوٹی نہ سمجھو اور ہر ایک بات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ تھوڑے ہی دن ہی اپنے اندر تبدیلی محسوس کرو گے اور کچھ ہی عرصہ بعد اپنے آپ میں اس کام کی اہلیت پیدا ہوتی دیکھو گے جو ایک دن تمہارے سپرد ہونے والا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا یہی فرض نہیں کہ اپنی اصلاح کرو بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بعد میں آنے والی نسلوں کی بھی اصلاح کی فکر رکھو اور ان کو نصیحت کرو کہ وہ اگلوں کی فکر رکھیں اور اسی طرح یہ سلسلہ اداءِ امانت کا ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتا چلا جاوے تاکہ یہ دریائے فیض جو خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا ہے ہمیشہ جاری رہے اور ہم اس کام کے پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آدمؑ اور اس کی اولاد پیدا کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

نظم

(۱) نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے ✤ پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

(۲) چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو ✤ تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو

(۳) جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار ✤ سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو

• — جب تک انسان کسی کام کا عادی اپنے آپ کو نہ بنا لے اس کا کرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ پس یہ خیال غلط ہے کہ جب ذمہ داری پڑے گی دیکھا جائے گا۔ آج ہی سے اپنے آپ میں خدمتِ دین کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

(۴) خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو ✤ اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

• — کبھی خدمتِ دین کر کے اس پر فخر نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ خدا کا فضل ہوتا ہے کہ وہ کسی کو خدمتِ دین کی توفیق دے نہ بندہ کا احسان کہ وہ خدمتِ دین کرتا ہے۔ اور یہ تو حد درجہ کی بیوقوفی ہے کہ خدمتِ دین کر کے کسی بندہ پر احسان رکھے یا اس سے کسی خاص سلوک کی امید رکھے۔

(۵) دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو ✤ تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

• — اس زمانہ کا اثر اس قسم کا ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و نیاز کرنے کو بھی وضع کے خلاف سمجھتے ہیں اور خدا کے حضور میں ماتھے کا خاک آلود ہونا بھی انہیں ذلت معلوم ہوتا ہے حالانکہ اس کے حضور میں تذلل ہی اصل عزت ہے۔

(۶) سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب ✤ دل میں کینہ نہ ہو لب پہ کبھی دشنام نہ ہو

(۷) خیر اندیشیٔ احباب رہے مدِّ نظر ✤ عیب چینی نہ کرو مفسد و نمّام نہ ہو

(۸) چھوڑ دو حرص کرو زہد و قناعت پیدا ✤ زر نہ محبوب بنے سیم دل آرام نہ ہو

• — اس زمانہ میں مادی ترقی کے اثر سے روپے کی محبت بہت بڑھ گئی ہے اور لوگوں کو ہر ایک معاملہ میں روپے کا خیال زیادہ رہتا ہے۔ روپے کمانا بُرا نہیں لیکن اس کی محبت خدا کی محبت کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتی۔ جو شخص رات دن اپنی تنخواہ کی زیادتی اور آمد کی ترقی کی فکر میں لگا رہتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کے قرب کے حاصل کرنے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کا موقع کب مل سکتا ہے۔ مومن کا دل قانع ہونا چاہیئے۔ ایک حد تک کوشش کرے پھر جو کچھ ملتا ہے اس پر خوش ہو کر خدا تعالیٰ کی نعمت کی قدر کرے۔ اس بڑھتی ہوئی حرص کا نتیجہ اب یہ نکل رہا ہے کہ لوگ خدمتِ دین کی طرف بھی پوری توجہ نہیں کر سکتے اور دینی کاموں کے متعلق بھی ان کا یہی سوال رہتا ہے کہ ہمیں کیا ملے گا۔ اور مقابلہ کرتے رہتے ہیں کہ اگر فلاں دنیا کا کام کریں تو یہ ملتا ہے اس دینی کام پر یہ ملتا ہے ہمارا کس میں فائدہ ہے۔ گویا وہ دینی کام کسی کا ذاتی کام ہے جس کے بدلے میں یہ معاوضہ کے خواہاں ہیں۔ حالانکہ وہ کام ان کا بھی کام ہے اور جو کچھ ان کو مل جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے۔ اور اس مال کی محبت ہی کا نتیجہ ہے کہ دنیا سے امن اٹھ رہا ہے۔ ضروریات ایسی شے ہیں کہ ان کو جس قدر بڑھاؤ بڑھتی جاتی ہیں۔ پس قناعت کی حد بندی توڑ کر پھر کوئی جگہ نہیں رہتی جہاں انسان قدم ٹکا سکے۔ کروڑوں کے مالک بھی تنگی کے شاکی نظر آتے ہیں جس کے ہاتھ سے قناعت گئی اور مال کی محبت اس کے دل میں پیدا ہوئی وہ خود بھی دکھ میں رہتا ہے اور دوسروں کو بھی دکھ دیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تو اس کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔

(۹) رغبتِ دل سے ہو پابندِ نماز و روزہ ✤ نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

(۱۰) مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ ✤ فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

• — فکرِ مسکین رہے یعنی یہ غم نہ ہو کہ اگر غریب کی مدد کریں گے تو ہمارا روپیہ کم ہو جائے گا پھر ضرورت کے وقت کیا کریں گے۔ جو اس وقت محتاج ہے اس کی دستگیری کرو اور آئندہ ضروریات کو خدا پر چھوڑ دو۔

( ) حُسن اس کا کبھی کھلتا نہیں یہ یاد رہے ✤ دوشِ مسلم پہ اگر چادرِ احرام نہ ہو

• — حج ایک نہایت ضروری فرض ہے۔ نئی تعلیم کے دلدادہ اس کی طرف سے بہت غافل ہیں حالانکہ اسلام کی ترقی کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب ہے۔ طاقتِ حج سے مراد یہ نہیں کہ کروڑوں روپیہ پاس ہو۔ ایک معمولی حیثیت کا آدمی بھی اگر اخلاص سے کام لے تو حج کے سامان مہیا کر سکتا ہے۔

(۱۲) عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں ✤ دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

• — نماز کے علاوہ ایک جگہ بیٹھ کر تسبیح و تحمید و تکبیر کرنا یا کاموں سے فراغت کے وقت تسبیح و تحمید و تکبیر کرنا دل کو روشن کر دیتا ہے۔ اس میں آجکل لوگ بہت سستی کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ روحانی صفائی بھی حاصل نہیں ہوتی۔ نمازوں سے پہلے یا بعد اس کا خاص موقعہ ہے۔

(۱۳) عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز ✤ یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

• — ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ مذہب کو سچا سمجھ کر مانے۔ یونہی اگر سچے دین کو بھی مان لیا جائے تو کچھ فائدہ نہیں لیکن جب پوری طرح یقین کر کے ایک بات کو مانا جائے تو پھر کسی کا حق نہیں کہ اس کی تفصیلات، اگر اس کی عقل کے مطابق نہ ہوں تو ان پر حجت کرے۔ روحانیات کا سلسلہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم ہے پس عقل اور مذہب کا مقابلہ نہیں بلکہ عقل کو مذہب پر حاکم بنانے سے یہ مطلب ہوگا کہ آیا ہماری عقل زیادہ معتبر ہے یا خدا تعالیٰ کا علم۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔ ہاں یہ بات دریافت کرنی بھی ضروری

ہے کہ جس چیز کو ہم مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ مذہب کا حصّہ ہے بھی یا نہیں۔

(۱۴) جو روایت بھی ہو تم شوق سے مانو اس کو ∴ علم کے نام سے پر تاریخ اوہام نہ ہو

○ ۔ آجکل یورپ سے جو بات آوے اور وہ کسی فلاسفر اور سائنسدان کی طرف منسوب ہو تو جھٹ اس کا نام علم رکھ لیا جاتا ہے اور اس کے خلاف کہنے والوں کو علم کا دشمن کہا جاتا ہے یہ نادانی ہے۔ جو بات مشاہدات سے ثابت ہو اس کا انکار کرنا جہالت ہے لیکن بلا ثبوت صرف بعض فلسفیوں کی تھیوریوں کو علم سمجھ کر قبول کر لینا بھی کم عقلی ہے اس وقت بہت سے یورپ کے نو ایجاد علوم قیاسات (تھیوریوں) سے بڑھ کر حقیقت نہیں رکھتے۔ ان کے اجزا ثابت ہیں لیکن ان کو ملا کر جو نتیجہ نکالا جاتا ہے وہ بالکل غلط ہوتا ہے۔ لیکن علوم جدیدہ کے شیدائی اس امر پر غور کئے بغیر ان وہموں کی اتباع کرنے لگ جاتے ہیں۔

(۱۵) دشمنی ہو نہ محبانِ محمدؐ سے تمہیں ∴ جو معاند ہیں تمہیں ان سے کوئی کام نہ ہو

(۱۶) امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصّہ نہ لو ∴ باعثِ فکر و پریشانیٔ حکّام نہ ہو

○ ۔ مومن کا فرض ہے کہ بجائے حقارت اور نفرت سے کام لینے کے محبت سے کام لے۔ اور امن کو پھیلائے۔ [illegible] وطن [illegible] بنا ہے اسی لئے جہاں تک ممکن ہو تمام فرقوں میں جائز طور پر صلح کرائے [illegible] سے [illegible] کرے اور قانون کی پابندی کرے۔

(۱۷) اپنی [illegible] کو [illegible] سمجھو ∴ [illegible] تا کہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

(۱۸) حُسن ہر رنگ [illegible] ∴ دانہ سمجھے ہو جسے تم وہ کہیں دام نہ ہو

○ ۔ اچھی بات خواہ دین کے متعلق ہو خواہ دنیا کے متعلق اچھی ہی ہوتی ہے مگر بعض دفعہ بُری باتیں اچھی شکل میں پیش کی جاتی ہیں اس کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ انگریزی کا مقولہ ہے

All that glitters is not gold

(۱۹) تم مدبّر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو ∴ ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو

○ ۔ دنیاوی ترقی کے ساتھ اگر دین نہیں تو ہمیں کچھ خوشی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر یہ اصل مقصد ہوتی تو پھر ہمیں اسلام اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر مسیحیت جو اس وقت ہر قسم کے دنیاوی سامان رکھتی ہے اس کو کیوں نہ قبول کر لیتے۔

(۲۰) سلف ریسپکٹ کا بھی خیال رکھو تم بیشک ∴ یہ نہ ہو پر کہ کسی شخص کا اکرام نہ ہو

○ ۔ آجکل لوگ سلف ریسپکٹ (self respect) کے نام سے بزرگوں کا ادب چھوڑ بیٹھے ہیں حالانکہ صحیح تربیت کے لئے ادب کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ اگر ادب نہ ہو تو تربیت بھی درست نہیں ہو سکتی۔ سلف ریسپکٹ کے تو یہ معنی ہیں کہ انسان کمینہ نہ بنے۔ نہ کہ بے ادب ہو جائے۔

(۲۱) عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو ∴ کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

○ ۔ کسی زمانہ، کسی وقت، کسی حالت میں اسلام کی تبلیغ کو نہ چھوڑو۔ ایک دفعہ اس کے خطرناک [illegible] دیکھ چکے ہو۔ نہ تنگی تمہارے [illegible]۔ کیونکہ تمہاری نجات اسلام سے وابستہ ہے اور نہ ترقی تم کو سُست کر دے۔ کیونکہ جب تک ایک آدمی بھی اسلام سے باہر رہتا ہے تمہارا [illegible] نہیں ہوا اور ممکن ہے کہ وہ ایک [illegible] بن کر ایک درخت اور درخت سے [illegible] بن جائے۔

(۲۲) تم نے دنیا بھی جو کی فتح تو کچھ بھی نہ کیا ∴ نفسِ وحشی و جفا کیش اگر رام نہ ہو

○ ۔ سب سے پہلا فرض اصلاحِ نفس ہے۔ اگر اس کے ظلم ہوتے رہیں اور ان کی اصلاح نہ ہو تو دوسروں کی اصلاح تم کو اس قدر نفع نہیں پہنچا سکتی

(۲۳) منّ و احسان سے اعمال کو کرنا نہ خراب ∴ رشتۂ وصل کہیں قطع سرِ بام نہ ہو

○ ۔ انسان نیکی کرتے کرتے کبھی خدا تعالیٰ کا پیارا بن جاتا ہے [illegible] مقام آ گیا۔ جہاں سے ترقی شروع کی تھی۔ اور چوٹی پر پہنچ کر گر جاتا ہے۔ [illegible] احسان جتانا کبھی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ وہ محنت جو ضائع ہو جاتی ہے جو عملِ نیک [illegible]۔

(۲۴) بھُولیو مت کہ نزاکت ہے نصیبِ نسواں ∴ مرد وہ ہے جو جفاکش ہو گل اندام نہ ہو

○ ۔ صفائی اچھی چیز ہے مگر نازک بدنی اور جسم کے سنگار میں مشغول رہنا اور حُسنِ ظاہری کی فکر میں رہنا یہ مرد کا کام نہیں۔ عورتوں کو خدا تعالیٰ نے اسی لئے پیدا کیا ہے کہ [illegible] وہ دوسرے فرائض کی ادائیگی کے جو بحیثیت انسان ہونے کے ان کے ذمہ ہیں، مرد کی اس خواہش کو بھی پورا کریں۔ مرد کے ذمہ جو کام لگائے گئے ہیں وہ جفاکشی اور محنت کی برداشت کی عادت چاہتے ہیں۔ پس جسم کو سختی برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور چونکہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے۔ اس لئے زینت اور سنگار میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

(۲۵) شکلِ شے دیکھ کے گرنا نہ مگس کی مانند ∴ دیکھ لینا کہ کہیں دُرد تہِ جام نہ ہو

○ ۔ جس طرح بُری چیز اچھی شکل میں پیش ہو جائے تو دھوکہ لگ جاتا ہے اسی طرح کبھی اچھی کے اندر بُری مل جاتی ہے اور اس کے اثر کو خراب کر دیتی ہے۔ پس ہر ایک کام کو کرتے وقت اور ہر ایک خیال کو قبول کرتے وقت یہ بھی سوچ لینا چاہیئے کہ اس کا کوئی پہلو بُرا تو نہیں۔ اگر مخفی طور پر اس میں بُرائی ملی ہوئی ہو تو اس سے بچنا چاہیئے۔

(۲۶) یاد رکھنا کہ کبھی بھی نہیں پاتا عزت ∴ یار کی راہ میں جب تک کوئی بدنام نہ ہو

○ ۔ بعض لوگ دینی کاموں میں حصّہ لینے سے اس خیال سے ڈرتے ہیں کہ لوگ بُرا کہیں گے یا ہنسی کریں گے حالانکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بدنام ہونا ہی اصل عزت ہے اور کبھی کسی نے دینی عزت حاصل نہیں کی جب تک دنیا میں پاگل اور قابلِ ہنسی نہیں سمجھا گیا۔

(۲۷) کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور ∴ اے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

(۲۸) گامزن ہو گے رہِ صدق و وفا پر گر تم ∴ کوئی مشکل نہ رہے گی جو سرانجام نہ ہو

(۲۹) حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رسوا و خراب ∴ پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو

○ ۔ یعنی جو کچھ دین کی محبت اور خدا تعالیٰ سے عشق کے متعلق تم نے سیکھ چکے ہو اس کو خوب یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ سبق کچا رہے اور قیامت کے دن [illegible] اور ہمیں جنہیں اس سبق کے پڑھانے کا کام سپرد کیا گیا ہے شرمندگی اُٹھانی پڑے۔ دوسرے [illegible] کے شاگرد فرفر سنا جاویں اور تم یونہی رہ جاؤ۔

(۳۰) ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں ∴ آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

(۳۱) میری تو حق میں تمہارے یہ دُعا ہے پیارو ∴ سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

(۳۲) ظلمتِ رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہرِ انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو

خاکسار
مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

(بشکریہ ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر ۱۹۶۵ء)

"خونِ فخر المرسلینؐ تھا شیرِ اُمّ المؤمنین رضؓ"

رشحاتِ قلم حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یاد ہے چھبیس مئی سنہ آٹھ حزب المومنیں! ∴ وہ غروبِ شمس وقتِ صبحِ محشر آفریں
دیکھنے والے [illegible] ہو گیا ∴ شعلِ ایماں جلا کر نُور دَورِ آخریں
وہ لبِ جاں بخش کہہ کر قُمْ بِاذْنِی چُپ ہوئے ∴ ہجر کے ماروں کو اب کوئی جلائے گا نہیں؟
کون دکھلائے گا ہم کو آسمانی روشنی؟ ∴ "چودہویں کا چاند" چھُپ جائیگا اب زیرِ زمیں
[illegible] ہاتھوں سے لُٹائے گا خزانے کون اب؟ ∴ تشنہ رُوحیں کس سے لیں گی آبِ فیضانِ مبیں؟
[illegible] جواں ہمتی اُٹھا با عزم استوار ∴ اشکبار آنکھیں لبوں پر عہد [illegible] دل نشیں
[illegible] الفاظ [illegible] آواز میں ∴ کرب و غم میں بھی نمایاں [illegible] ایمان و یقیں
میں کروں گا عمر بھر تکمیل تیرے کام کی ∴ میں تری تبلیغ پھیلا دوں گا بر رُوئے زمیں
[illegible] اسلام میں ∴ وقف کر دوں گا خدا کے نام پر جانِ حزیں
[illegible] ہمت دیکھ کر ∴ اُس گھڑی بھی محوِ حیرت ہو رہے تھے سامعیں
[illegible] آگے ہو گیا ∴ ناز کا پالا ہوا ماں باپ کا "طفلِ حسیں"
[illegible] عالم ہے گواہ ∴ جو کہا تھا اُس نے آخر کر دکھایا بالیقیں
[illegible] پیش نظر ∴ خلق کی پرواہ نہ کی خدمت سے مُنہ موڑا نہیں
[illegible] قدم [illegible] بڑھے ∴ سینہ کوبی پر ہوئے مجبور اعدائے لعیں
دشمنوں کے وار چھاتی پر لئے مردانہ وار ∴ پُشت پر ڈستے رہے ہر وقت مارِ آستیں
ایسی باتیں جن سے پھٹ جاتا ہے پتھر کا جگر ∴ صبر سے سُنتا رہا ماتھے پہ بل آیا نہیں
صَرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں ∴ جان کی بازی لگا دی قول پہ ہارا نہیں

ارضِ ربوہ جس کی شاہد ہے وہ معمولی نہ تھا
خونِ "فخر المرسلینؐ" تھا شیرِ اُمّ المؤمنیں

(انتخاب از دُرِّ عدن ص ۶۴ تا ۶۸)

ٰ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء

نور آتا ہے نور

از۔ مکرم نصیر احمد صاحب قمر (شاہد) ربوہ

آج سے قریباً ایک صدی قبل جب انسانیت ضلالت و گمراہی کی ظلمات میں بھٹک رہی تھی اور اس اللہ سے جو نور السموٰت والارض ہے کوسوں دور نورِ علم و عرفان سے محروم جہالت کی تاریکی میں ٹھوکریں کھا رہی تھی شکوک و شبہات کے گھٹاٹوپ اندھیرے دنیا کا احاطہ کئے ہوئے تھے **ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ** کی کیفیت تھی اور دنیا کی یہ ظلماتی حالت ایک آسمانی نور کی متقاضی تھی سو ایسے وقت میں اس اللہ نے، جو زمین و آسمان کا نور ہے، جو دن سے رات اور رات سے دن پیدا کرتا ہے اور جس نے اپنی سُنّت یہ بیان فرمائی ہے کہ **یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ** وہ جب بھی دیکھتا ہے کہ نوعِ انسان اُس سے دور جا پڑی ہے ان کے دل سیاہ ہو گئے ہیں اور ان کے سینے غفلت اور جہالت کی تاریکی سے بھر گئے ہیں تو انہیں ان تاریکیوں سے نکالنے کے سامان پیدا فرماتا ہے۔

چنانچہ اسی سُنّت اور اسی قانون کے مطابق اُس نے اپنے ایک بندے کو آسمانی نور دے کر بھیجا اور اپنے الہام میں اس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

"تو جہاں کا نور ہے" (تذکرہ)

اور ساتھ یہ کہا کہ:۔

"قُلْ جَآءَكُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ فَلَا تَكْفُرُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ" (تذکرہ)

تو اس بات کا اعلان کر دے کہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے۔ پس تم منکر مت بنو۔

چنانچہ دنیا پر مُسلّط ہر قسم کی ظلمات کو اُٹھانے کے لئے وہ جہاں کا نور عین وقت پر دنیا میں ظاہر ہوا اور یہ اعلان کیا کہ ؎

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

نیز اس نے کہا:۔

"اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہوں جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں"۔ (مسیح ہندوستان میں)

تب بہتیرے جو قسما قسم کی نفسانی و شیطانی ظلمات میں گھرے ہوئے تھے اس نورِ آسمانی کے ذریعہ ان تاریکیوں سے نجات پا گئے اور کفر و الحاد اور شرک و دہریت کی ظلمات کا فور ہونا شروع ہو گئیں۔

یہ نورِ خدا سیّدنا و امامنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے وجود میں ظاہر ہوا۔ لیکن چونکہ دنیا سے ہر قسم کی ظلمات کا دُور کرنا اور بنی نوعِ انسان کو تاریکی سے نکال کر الٰہی نور سے منور کرنا کوئی معمولی کام نہ تھا۔ بلکہ اس فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے ایک مُباعِر صبر درکار تھا اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آخر ایک دن اس فانی دنیا سے کوچ کرنا تھا اس لئے آپ کو فکر پیدا ہوئی کہ ساری دنیا میں اس الٰہی نور کو کیونکر پھیلایا جائے۔ چنانچہ آپؑ نے خدائے عزّ وجل سے اس امر میں تائید حاصل کرنے کے لئے رحمت کا ایک نشان مانگا سو اللہ تعالےٰ نے آپ کی اشاعتِ انوارِ الٰہی کی اس شدید خواہش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ کی متضرعانہ دعاؤں کو سُنا اور اپنے پاک کلام میں آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

"نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ..." (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

حضورؑ نے اس عظیم الشان بشارت کا ذکر اپنی نظم میں بایں الفاظ فرمایا:۔ ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

چنانچہ پیشگوئی کے عین مطابق ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو "نور آتا ہے نور" کا مصداق وہ موعود لڑکا پیدا ہوا جسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا جس کا نام اس کے کام کی طرح محمود تھا اور جس کا ذکر مہدی علیہ السلام نے اپنی دعائیہ نظم میں فرمایا ؎

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دُور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

"نور آتا ہے نور" کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ذاتی کمالات و استعدادات، آپ کی پاک اور نورانی فطرت اور عظیم الشان مقام کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے اور یہ الہامی الفاظ اس محاورۂ قرآنی کے عین مطابق ہیں جو سورہ نور میں فرمایا:۔

یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ (النور)

یعنی قریب ہے کہ اس کا تیل خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئی ہو بھڑک اُٹھے یہ چراغ بہت سے نوروں کا مجموعہ ہے۔

سیّدنا حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی تصنیف لطیف براہین احمدیہ میں **نور علیٰ نور** کی تشریح و تفسیر میں فرمایا:۔

"نور فائض ہوا نور پر یعنی جب کہ وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی نور جمع تھے سو ان نوروں پر ایک اور نور وحی الٰہی ہے وارد ہو گیا۔ پس اس میں یہ اشارہ فرمایا کہ نورِ وحی کے نازل ہونے کا یہی فلسفہ ہے کہ وہ نور پر ہی وارد ہوتا ہے تاریکی پر وارد نہیں ہوتا کیونکہ فیضان کے لئے مناسبت شرط ہے اور تاریکی کو نور سے کچھ مناسبت نہیں بلکہ نور کو نور سے مناسبت ہے اور حکیم مطلق بغیر رعایت مناسبت کوئی کام نہیں کرتا ایسا ہی فیضانِ نور میں بھی اس کا یہی قانون ہے کہ جس کے پاس کچھ نور ہے اس کو اور نور بھی دیا جاتا ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم)

مندرجہ بالا آیتِ قرآنی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر اور پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ "نور آتا ہے نور" کی روشنی میں سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارفع مقام واضح اور نمایاں ہے۔

مامور زمانہ حضرت مہدی علیہ السلام نے قرآنی انوار کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالےٰ سے مدد و نصرت چاہی تھی اور اس سے رحمت کا ایک نشان مانگا تھا۔ سو اللہ تعالےٰ نے اشاعتِ انوارِ الٰہی کے لئے آپ کے اس اضطراب اور بے چینی کو دیکھ لیا اور آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ "نور آتا ہے نور"۔ اے میرے بندے تجھے گھبرانے اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم نے یہ ارادہ کر رکھا ہے کہ اب نورِ توحید ساری دنیا پر غالب آئے اس لئے ہم تیری ذات و نسل میں سے کئی نورانی وجود کھڑے کریں گے جو اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ حتیّٰ کہ دنیا اپنی آنکھوں سے **اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا** کا نظارہ دیکھ لے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے جو فرمایا:۔

لو کان الایمان معلّقًا بالثریا لنالہ رجل او رجال من ابناء فارس

کہ اگر نورِ ایمان دنیا سے اُٹھ جائے اور دنیا ظلمات میں گھر جائے تو بھی ابنائے فارس میں سے کچھ ایسے وجود کھڑے ہوں گے جو الٰہی تائید سے ثریا سے ایمان کو واپس لائیں گے اور اس نور کے ذریعہ سے کفر و الحاد کی ظلمات کافور ہوں گی۔

چنانچہ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو جب سیّدنا حضرت مہدی علیہ السلام کی وفات ہوئی اور وہ نور ظاہری طور پر ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا تو شدید بے چینی اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہوئی کچھ سجھائی نہ دیتا تھا کہ اب کیا ہوگا تب وعدۂ الٰہی کے عین موافق حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل کے ذریعہ نورِ خلافت دنیا میں ظاہر ہوا۔ اور آپؓ کے ذریعہ وہ خوف جو عارضی ظلمات کے نتیجہ میں پیدا ہوا تھا۔ جاتا رہا۔ پھر جب خلیفہ اوّل نے وفات پائی جماعت ایک دفعہ پھر عارضی طور پر تاریکی میں چلی گئی اور جماعت میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے تھے جن کی وجہ سے اس تاریکی میں اور بھی اضافہ ہوا۔ مگر اس موقعہ پر بھی "نور آتا ہے نور" کا الہام بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نور کے نتیجہ میں یہ تاریکیاں بھی چھٹ گئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ جماعتِ مومنین نے انوارِ خلافت سے فیض حاصل کیا کیونکہ اس نے اپنی کتاب میں مومنین سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ جب بھی ان پر خوف و حزن کی حالت آئے گی وہ ان کے سینوں کو نورِ خلافت سے منور کر کے ہر قسم کی ظلمات سے پاک کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (النور)

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔

چنانچہ ہم نے دیکھا کہ خلافتِ اولیٰ سے لے کر اب تک جماعت کو کئی کٹھن مراحل میں سے گذرنا پڑا اسے متعدد مصائب و شرارتوں کا سامنا کرنا پڑا اور کئی دفعہ خوف کے بادل چھائے مگر خدا تعالےٰ نے اس نور کے ذریعہ جماعت کو ہر قسم کے پریشان کن حالات سے نجات دی۔ غم کے بادل چھٹ گئے اور نورِ خلافت دلوں کی تاریکی دور کر کے سینوں کو منور کرتا رہا۔ ہماری دُعا ہے کہ یہ شمع بڑھتا رہے یہ نورِ خلافت خدا کرے

نور کی مزید تشریح اور وضاحت کے لئے جب ہم قرآن مجید کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ نور سے مُراد تین وجود ہیں:

اوّل۔ اللہ تعالیٰ کی ذات جیسے فرمایا:۔

اللّٰہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ نور ہے آسمانوں کا بھی اور زمین کا بھی اس میں کیسے شک ہے کہ اس عالم کی ہر شئے میں اسی کے نور کا ظہور ہے وللّٰہ درّ القائل ے

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

ادھر جب ہم پیشگوئی مصلح موعودؓ کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے مصلح موعودؓ کی آمد کو اپنی آمد آپ کے نزول کو اپنا نزول اور آپ کے ظہور کو اپنا ظہور قرار دیا ہے کیونکہ آپ کے ذریعہ سے نورِ توحید کا غلبہ اور جلال الٰہی کا ظہور مقصود تھا۔ چنانچہ فرمایا

مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء کانّ اللّٰہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔"

(اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)

دوسرے نمبر پر۔ خود قرآن مجید کو بھی نور کا نام دیا گیا ہے جیسے فرمایا:۔

یٰا یھا النّاس قد جاءکم برھان من ربّکم وانزلنا الیکم نورًا مبینًا۔

(النساء ۱۷۵)

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ....

.... دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (نہایت) روشن نور اُتارا ہے

اور مامور زمانہ نے فرمایا ے

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

از نورِ پاک قرآں صبح صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دلہا بادِ صبا وزیدہ
ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد
وایں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ

قرآن مجید کلام اللہ ہے اور مصلح موعودؓ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی وحی میں کلمۃ اللہ قرار دیا ہے اور آپ کے نزول کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے"۔

پھر علم بھی ایک نور ہے جیسا کہ کسی نے کہا ے

انّ العلم نورٌ من اللّٰہ
ونور اللّٰہ لا یعطیٰ لعاصی

کہ علم اللہ کی طرف سے ایک نور ہے اور اللہ کا نور گنہگار کو نہیں دیا جاتا۔ پس قرآن مجید سرچشمۂ علوم ہونے کی وجہ سے منبع انوار ہوا اور اللہ تعالےٰ نے حضرت المصلح الموعودؓ کو اس نور سے بھی پُر فرمادیا۔ جیسا کہ اس نے اپنی وحی میں آپؓ سے متعلق فرمایا:۔

"سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری سے پُر کیا جائے گا"

سوم:۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نور کہا گیا ہے جیسا کہ "نورٌ علیٰ نورٍ" کے الفاظ میں بھی اشارہ موجود ہے اور سورۂ مائدہ میں فرمایا:۔

قد جاءکم من اللّٰہ نورٌ وکتٰبٌ مبینٌ۔

تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب آچکی ہے ولنعم ما قال المسیح الموعودؑ فی مدح النبیؐ ے

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
ز ظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف
کہ گردد از محبانِ محمدؐ
تانہ نورِ احمد آید چارہ گر
کس نہ گردد ز تاریکی بسر

ادھر اللہ تعالےٰ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ میں آپ کی بعثت کی غرض یہ بتلائی ہے

"تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔

الغرض اللہ تعالےٰ نے حضرت المصلح الموعودؓ کو نور قرار دیا اور آپ کی بعثت کی غرض انہی تینوں انوار کی اشاعت اور غلبہ تھا خود حضورؓ نے فرمایا:۔

"... خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں"۔ (الموعود)

نورِ فرقاں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے نورِ محمدؐ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اور نورِ توحید و اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کے لئے آپؓ نے جو سعی اور کوشش کی وہ کسی بھی اہلِ نظر سے مخفی نہیں آپ کا بچپن سے لے کر وفات تک کا ایک ایک لمحہ الٰہی انوار کی اشاعت کے لئے گذرا، آپؓ نے نہ صرف اپنے ملک میں ان انوارِ جلیلہ کے پھیلانے کا بندوبست کیا بلکہ ساری دنیا میں ان انوار کو غالب کرنے کے لئے ٹھوس بنیادوں پر کام شروع فرمایا۔ اس سلسلہ میں آپ نے متعدد تحریکات جاری فرمائیں اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہزارہا لوگ جو نورِ قرآں سے محروم، اور خدا اور رسول کے انوار سے بے بہرہ تھے ان کے دل ان انوار سے روشن ہوگئے اور وہی جو کبھی کفر و شرک کی دہریت کی ظلمات میں بھٹکتے تھے اب ان کی یہ حالت ہے کہ نورھم یسعیٰ بین ایدیھم وبایمانھم ان کا نور ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑ رہا ہے اور وہ ہر دم یہی کہتے ہیں۔

ربّنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انّک علیٰ کلّ شیءٍ قدیر۔

اے ہمارے رب ہمارے نور کو کمال تک پہنچا اور اپنی مغفرت کے اندر لے لے یقینًا تو ہر چیز پر قادر ہے۔

وہی جو کبھی خدا کے منکر تھے اور رسول اللہ کو گالیاں دیا کرتے تھے اب دن میں سینکڑوں مرتبہ رسول اللہ پر درود بھیجتے ہیں اور ان کی زبانیں ہر وقت ذکرِ الٰہی سے تر رہتی ہیں وللّٰہ درّ القائل ے

نور ستاں یکے عالمے را درگرفت
تو ہنوز اے کور در شور و شرے

لیکن جہاں یہ نور دنیا میں ظاہر ہوا وہاں بہت سے لوگوں نے اس نورِ خدا کو اس شمع الٰہی کو بجھانے کی کوشش کی مگر وہ اپنے منصوبوں میں ناکام رہے کیونکہ اس نے فرمایا تھا:۔

یُریدون ان یطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم ویابی اللّٰہ الّا ان یتمّ نورہ ولو کرہ الکٰفرون (التوبہ ۳۲)

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے کے سوا دوسری ہر بات سے انکار کرتا ہے خواہ کفار کو کتنا ہی بُرا لگے خود حضورؓ نے جب اپنے مصلح موعودؓ ہونے کا اعلان فرمایا آپ نے دانشگاف الفاظ میں یہ فرمایا کہ:۔

"دنیا اپنا زور لگالے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کرلے عیسائی بادشاہ اور حکومتیں بھی مل جائیں ... اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہوجائیں پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں کو ملیا میٹ کردے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کرلیا جائے۔ (الموعود)

درخواستِ دعا: خاکسار کی اہلیہ اکثر بیشتر درد شکم میں مبتلا رہنے کے باعث بہت زیادہ پریشان ہیں مبلغ ۲۰/- روپیہ مختلف مدات میں ارسال کرتے ہوئے ان کی کامل صحت کے لئے جملہ احباب جماعت سے دردمندانہ دُعاؤں کا ملتجی ہوں۔

خاکسار: شیخ غلام مسیح احمدی
بھدرک (اڑیسہ)

ع ـــــ "ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے"

(حضرت مصلح موعودؓ)

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

اسلام کے زندہ، دائمی اور عالمگیر مذہب ہونے کی ایک بہت بڑی دلیل خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ہر زمانہ میں اپنے شیریں ثمرات سے دنیا کو متمتع فرماتا رہے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو ایک شجرۂ طیبہ سے تشبیہ دینے کے بعد فرمایا "تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا" کہ ہر زمانہ میں وہ اپنے شیریں پھلوں سے دنیا کو فیضیاب کرتا رہے گا۔ چنانچہ اس پُرآشوب زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ساری دنیا کو علمی و روحانی فیض سے متمتع کرنے کا انتظام فرمایا۔ آپؑ نے اپنی وفات سے قبل تمام دنیا کو یہ خوشخبری دی کہ آئندہ اس شجرۂ طیبہ میں شیریں پھل کا پیدا ہونا آپؑ کی قائم فرمودہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی ہوگا۔ چنانچہ آپؑ اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

"خواب میں دیکھا کہ میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھ کر لائے ہیں جو پھل دار ہے اور مجھ کو دیا تو وہ ایک بڑا درخت ہوگیا جو بے دانہ توت کے درخت کے مشابہ تھا۔ اور نہایت سبز تھا اور کلیوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور پھل نہایت شیریں تھے اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیریں تھے۔ مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا۔ ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دنیا میں دیکھا نہیں گیا۔ میں اُس درخت کے پھول اور پھل کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ میری دانست میں میر ناصر سے مراد خدا ہے ناصر ہے کہ وہ ایک ایسے عجیب طور سے مدد کرے گا جو فوق العادت ہوگی۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۹۵)

اس رؤیا کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اس شجرۂ طیبہ کی آبیاری اور پرورش کا کام آپ کے خلیفہ اوّل حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا۔ چھ سال کے بعد اس شجرۂ طیبہ میں ایک اور شیریں پھل نمودار ہوا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفۂ ثانی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ۔ آپؓ نے اپنے اکیاون سالہ بابرکت عہدِ خلافت میں اس روحانی درخت کی اس رنگ میں حفاظت و پرورش فرمائی کہ اُس کی شاخیں تمام اکناف عالم میں پھیل گئیں اور لاکھوں سعید روحیں اس کے شیریں پھلوں سے فیضیاب ہوئیں۔

رحمت کا نشان

حضرت مصلح موعودؓ کی ذاتِ اقدس کے ساتھ کئی پیشگوئیاں اور بشارتیں وابستہ تھیں۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک عظیم الشان پیشگوئی یہ بھی تھی کہ :-

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تُونے مجھ سے مانگا .... اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

گویا یہ خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایک وعدہ ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کا بابرکت وجود خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکت کا ایک زندہ نشان ہوگا۔ چنانچہ یہ امرِ واقعہ ہے کہ آپؓ کا اکیاون سالہ عہدِ خلافت خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکت کا کامل مظہر ثابت ہوا ہے۔ آپؓ کے وجود سے ساری دنیا نے خلافت کی برکات کا جو مختلف رنگوں میں خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکت کا سرچشمہ ثابت ہو رہی ہے مشاہدہ کیا۔ تبلیغ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو وہ کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی کہ اکنافِ عالم میں ہزارہا مشن نہایت کامیابی سے فریضۂ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں۔

خدمتِ اسلام کے سلسلہ میں آپؓ نے جو عظیم الشان معرکہ سر کیا تھا، اس کا آپؓ کو خود اعتراف اور فخر ہے اور آپ نے برملا لکھا کہ آئندہ مؤرخین اسلام میرے نام کے بغیر اپنی تاریخ مکمل نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں :-

"میں خدا کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور گو میں مر جاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا ہے کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔ اور ہر شخص جو میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ خدا کے فضل سے ناکام رہے گا۔ .... جب اسلام اور احمدیت کی تاریخ لکھی جائیگی تو مسلمان مؤرخ اس بات پر مجبور ہوگا کہ وہ اس تاریخ میں میرا بھی ذکر کرے۔ اگر وہ میرے نام کو اس تاریخ سے کاٹ ڈالے گا۔ تو احمدیت کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ کٹ جائے گا۔ ایک بہت بڑا خلا واقع ہو جائے گا جس کا پُر کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔"

(بحوالہ ماہنامہ خالد ربوہ۔ دسمبر ۱۹۶۵ء)

قرآن مجید ایک برکت و رحمتِ خداوندی

خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کا خالص علم عطا فرمایا اور اس کے پوشیدہ حقائق و معارف پر اطلاع بخشی۔ چنانچہ آپؓ نے قرآن مجید کی جو بے نظیر اور عظیم الشان تفسیر فرمائی وہ بجائے خود اس بات کی زندہ جاوید دلیل ہے کہ آپ کا وجودِ اقدس رحمت و برکت کا نشان ہے۔ اس نشان نمائی کا ذکر کرتے ہوئے حضورِ اقدسؓ ساری دنیا کو چیلنج فرماتے ہیں :-

"مجھے بھی قرآن کریم کے ایسے معارف عطا کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ کسی علم کا جاننے والا اور کسی مذہب کا پیرو ہو۔ قرآن مجید پر جو چاہے اعتراض کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اس قرآن سے ہی اس کا جواب دوں گا۔ میں نے بارہا دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارفِ قرآن میرے مقابلہ میں لکھو۔ حالانکہ میں کوئی مامور نہیں ہوں۔ مگر کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہوا۔"

(تبلیغ حق ص ۶۵)

اسی طرح آپؓ نے ۱۹۴۴ء میں اپنے آپ کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کا مصداق قرار دینے کے بعد دہلی میں منعقدہ ایک عظیم الشان جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ چیلنج دیا کہ

"اب بھی میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ بے شک ہزار عالم بیٹھ جائیں اور قرآن مجید کے کسی حصہ کی تفسیر میں میرا مقابلہ کریں۔ مگر دنیا یہ تسلیم کرے گی کہ میری تفسیر ہی حقائق و معارف اور روحانیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔"

قرآنی علوم میں آپؓ کے اس تفوق کا اعتراف آپؓ کے اشد ترین مخالف بھی کئے بغیر نہ رہ سکے چنانچہ اپنے زمانہ کے ایک مشہور عالم مولوی ظفر علی خاں صاحب ایک موقعہ پر احمدیت کے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے .... تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا .... مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارہ پر نچھاور کرنے کو تیار ہے .... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔"

(ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۶ مؤلفہ مظہر علی اظہر)

اس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے مخالفوں سے بھی اس بات کا اقرار کروایا کہ آپؓ کا وجود ایک نشانِ رحمت ہے۔

حضرت رسول کریم صلعم ایک رحمت مجسّم

حضرت مصلح موعودؓ کو حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو عشق و محبت تھی۔ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپؓ کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے آپ ایک بطلِ جلیل کی طرح میدانِ عمل میں اُترے اور تحدی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ :-

"خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں۔ اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دیدوں دنیا زور لگا لے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں۔ یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں پھر بھی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گے

اور خدا میری دُعاؤں اور تدبیروں کے سامنے اُن کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا۔ اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا۔ اور اُس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا۔ جب تک اسلام پھر اپنی پُوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے۔ اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے نصف صدی کے طویل عہدِ خلافت میں اس چیلنج کو مختلف رنگوں میں عملی جامہ پہنا کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و برکت کو قائم اور جاری رکھنے کی کامیاب کوشش فرمائی۔ اور اس طرح آپ بنفسِ نفیس حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے ایک زندہ جاوید ثبوت ثابت ہوئے۔ جب تک یہ عاشق صادق زندہ رہا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کے لئے اور اپنی زندگی میں ہی اس بات کو ثابت کر گیا کہ ؎

دیکھ لینا ایک دن خواہش بر آئیگی میری
میرا ہر ذرّہ محمدؐ پر فدا ہو جائے گا

کامیاب زندگی کا کامیاب انجام

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش ایک رحمت کا نشان تھی۔ آپ کی ساری زندگی رحمت و برکتِ خداوندی کی مظہر تھی۔ اسی طرح آپ کا انجام بھی نہایت خیر و برکت کا موجب رہا۔ جو آپؓ ہی کی ایک پیشگوئی کو پورا کرنے والا تھا۔ چنانچہ آپؓ نے سُورۃ الفلق کی تفسیر کرتے ہوئے آیۃ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کی تشریح فرمائی، اس میں آپؓ فرماتے ہیں۔

"ان آیات کے بعد مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ" میں انجام کی خرابی سے بچنے کے لئے دُعا سکھائی۔ کیونکہ کبھی ابتداء تو اچھی ہوتی ہے۔ لیکن انتہاء خراب ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسی بے موقعہ اور بے محل انتہاء ہوتی ہے کہ بجائے اس کے کہ نیکی قائم رہے۔ بربادی ہو جاتی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس آیت میں انسانی زندگی کی درمیانی حالت کو چھوڑ کر اختصار لے لیا۔ یعنی مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ میں ابتدا کو لے لیا اور اس کے بعد درمیانی حالت کو بیان نہیں فرمایا۔ بلکہ انتہاء کو لے لیا اور فرمایا مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ، کہ وہ ڈوبنے والی اور آنکھوں سے اوجھل ہونے والی چیز جو گڑھے میں چلی جاتی ہے۔ یعنی جب انسان مر جاتا ہے۔ زمین میں دفن ہو جاتا ہے اُس وقت کے بد نتائج سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ جس طرح پیدائشی کمزوریوں سے جو میرے لئے روک ہو سکتی تھیں پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی حالت نہ پیدا ہو جائے کہ میرے مرنے سے ایسے نقائص پیدا ہو جائیں جن سے دین کو نقصان پہنچے۔ یا میرے کام ادھورے رہ جائیں اور اُن کا انجام اچھا ہونے کی بجائے بُرا ہو جائے۔

دُنیا میں موتیں بھی بدلیوں کا باعث ہو جاتی ہیں۔ انسان ایک کام پورا نہیں کرنے پاتا کہ مر جاتا ہے۔ بعد میں اس کام سے کوئی نیک نتیجہ نکلنے کی بجائے بُرے نتائج نکلنے لگتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ دُعا کرو کہ مرنے والوں کے ساتھ جو بلیات تعلق رکھتی ہیں یعنی مرنے کے بعد جو پیدا ہو سکتی ہیں اُن سے بھی بچائے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاموں کو پُورا کرے گا اور میرا انجام نہایت خوشکن ہوگا۔ چنانچہ ۱۹۴۲ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً فرمایا مَوْتٌ حَسَنٌ مَتْنٌ حَسَنٌ فِیْ وَقْتٍ حَسَنٍ کہ جس کی موت بہترین موت ہوگی اور ایسے وقت میں ہوگی جو بہترین ہوگا۔ اس الہام میں مجھے حسنؓ کا بروز کہا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ذات کے ساتھ تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کو پُورا کرے گا۔ اور میرا انجام بہترین انجام ہوگا۔ اور جماعت میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہوگی۔ فالحمد للہ علٰی ذٰلک۔"

(تفسیر کبیر جلد ۱۰ جزء ۴ حصہ ۲ ص ۱۸۹)

اس پیشگوئی کے عین مطابق آپ کی وفات کے بعد خلافتِ ثالثہ کا جس رنگ میں قیام عمل میں آیا وہ بھی حضرت مصلح موعودؓ کا ایک نشانِ رحمت ہے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جن کو خدا تعالیٰ نے اس شجرۂ طیبہ کا حافظ و ناصر بنا کر مامور فرمایا ہے اپنے عہدِ خلافت کے پہلے خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعودؓ کی ایک زبردست پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو خدا تعالیٰ نے بتایا وہ ایک زبردست پیشگوئی تھی۔ کہ ہم تجھے توفیق دیں گے کہ تم جماعت کی ترتیب اپنے رنگ میں کر سکو جب تمہیں ہمارا بلاوا آوے تو تمہیں یہ خبر اور فکر نہ ہو کہ جب میں اس گھر میں داخل ہوا تھا تو اس وقت بھی ایک فتنہ تھا اور جب میں اس گھر سے جا رہا ہوں تو اس وقت بھی ایک فتنہ چھوڑ کر جا رہا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی تھی کہ جب تم اس دنیا کو چھوڑو گے تو یہ فتنہ بھی پیدا نہ ہوگا۔ جس کو تم نے شروع میں دیکھا تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں نے اپنا کام دکھایا اور جماعت کو اس طرح متحد و متفق کر دیا کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔"

چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت بابرکت اور روحانیت سے معمور اقتداء میں آج کروڑوں احمدی احباب ایک ہی سلک میں منسلک حقیقی بھائیوں کی طرح متحد و متفق ہو کر دینی و دنیاوی ترقیات کی منازل طے کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اس طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرزندِ اکبر ہیں کا وجود باسعادت بھی آپؓ کے نشانِ رحمت کا زندہ جاوید ثبوت ہے۔ اور آج ہر احمدی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس آرزو کو پُورا کر رہا ہے کہ ؎

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

بھی ہائے! ؎

مجھ دعا ہیں سبھی طفل و شیخ و شباب
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت ہو بے حساب

اس موقعہ پر سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا ایک دلنشین خطاب الوداع و استقبال پیش کرتے ہوئے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں:۔

"اے جانے والے! تجھے تیرا پاک عہدِ خلافت مبارک ہو کہ تو نے اپنے امام مُطاع مسیح کی امانت کو خوب نبھایا۔ اور خلافت کی بنیادوں کو ایسی آہنی سلاخوں سے باندھ دیا کہ پھر کوئی طاقت اُسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی۔ جا! اور اپنے آقا کے ہاتھوں سے مبارکباد کا تحفہ لے۔ اور رضوانِ یار کا ہار پہن کر جنّت میں ابدی بسیرا کر!!

اور اے آنے والے! تجھے بھی مبارک ہو .... تُو ہزاروں کانپتے ہوئے دلوں میں سے ہو کر تختِ امامت کی طرف آیا اور پھر ایک ہاتھ کی جنبش سے ان تھرّاتے ہوئے سینوں کو سکینت بخش دی۔

آ!! اور ایک مشکور جماعت کی ہزاروں دُعاؤں اور تمنّاؤں کے ساتھ اُن کی سرداری کے تاج کو قبول کر۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۴۲۴)

اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نشانِ رحمت کو مزید وسعت عطا کرے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آغوشِ رحمت میں ساری دُنیا کو سمیٹ دے۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۸/۱ کو خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مظفر اقبال صاحب چیمہ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "اسد احمد" تجویز فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت نومولود کے نیک اور خادمِ دین بننے کیلئے دُعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر

"جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"

از- مکرم محمد صادق صاحب احمدی جڑچرلہ (آندھرا)

علامہ اقبال نے کہا تھا ؎

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کرسکتی ہے انداز گلستاں پیدا

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

مَیں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بےشمار

علامہ اقبال مایوس ہیں کہ آج حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا ایمان پیدا ہونا ممکن نہیں - کاش وہ جانتے کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا ایمان یقیناً پیدا ہوسکتا ہے تو انداز گلستان بھی انہیں نظر آجاتے -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علامہ اقبال کے ان شعروں کو سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل حقائق کے ساتھ ان کا موازنہ کیجئے اور پھر دیکھئے کہ علامہ اقبال اور ان کے ہمنوا اپنے مؤقف میں کہاں تک حق بجانب ہیں -

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل یہ خبر دی تھی کہ مسلمانو پر ایک ایسا زمانہ بھی آئیگا جب ان میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا - قرآن مجید کی حیثیت محض الفاظ تک محدود ہو جائے گی ان کی مسجدیں بظاہر آباد مگر نورِ ہدایت سے خالی ہونگی - صحابہؓ کے دریافت کرنے پر آپؐ نے ارشاد فرمایا جب ایسا زمانہ آئیگا تو ایک فارسی الاصل شخص اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو اسی کو دوبارہ واپس لائیگا -

چنانچہ اس پیشگوئی کے عین مطابق ٹھیک وقت پر وہ ابن فارس مسیح موعود بن کر آیا - وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند جلیل اور بروز ابراہیم بن کر مبعوث ہوا جس کی صداقت پر زمین و آسمان اور سورج و چاند نے گواہی دی وہ ایمان کو ثریا سے لایا اور اُسے بنی نوع انسان میں بلاتفریق تقسیم کیا جس کے نتیجہ میں دنیا میں ایک عظیم انقلاب رونما ہوا - اور اسلام پھر اک بار اپنی اصلی شکل و صورت میں ایک تابناک سورج کی طرح ظاہر ہوا -

جیسا کہ انبیاء گذشتہ کی تاریخ ہمیں بتلاتی ہے ہر نبی نے اپنی اولاد اور اپنے مشن کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی ہیں - حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذریت کے لئے دعا فرمائی کہ اس کے ذریعہ توحید دُنیا میں قائم ہو - اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعائیں بارگاہ رب العزت میں قبول ہوئیں - بالکل اسی طرح سُنت انبیاء کی اقتداء میں بروز ابراہیم حضرت مسیح موعودؑ نے چالیس روز تک لگاتار خصوصی دعائیں فرمائیں کہ آپؑ کے بعد بھی اسلام کی برتری اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان اور قرآن مجید کی صداقت دنیا پر ظاہر ہو - سو ان متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے الہام پاکر آپؑ نے ایک ایسے موعود فرزند کی ولادت کی عظیم الشان پیشگوئی فرمائی جس کی بے شمار علامات میں سے ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی تھی کہ

"جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"

چنانچہ وہ موعود فرزند عین پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوا - وہ جلد جلد بڑھا - اس کے آنے سے بے شمار برکتیں اور رفعتیں اسلام کو نصیب ہوئیں - اور متواتر اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر ہوتا رہا اس کی سینکڑوں مثالیں ہمارے سامنے ہیں - لیکن یہاں صرف چند پر اکتفا کرتا ہوں - جن کے مطالعہ سے قارئین خود غور کرسکتے ہیں کہ کہاں یہ ایمان و یقین سے بھرپور وجود جس نے ہزاروں انسانوں کو اللہ احد کے آستانہ پر لا جھکایا اور کہاں اسلام کے نام پر نوحہ کرنے والے جنہوں نے بہتوں کو اسلام کی روحانی زندگی سے مایوسی کا سبق دیکر انہیں ماتم کرنا سکھایا -

تاریخ احمدیت کے اس باب کا مطالعہ کیجئے ایک طرف جماعت پر حضرت خلیفہ اوّلؓ کی اندوہناک وفات کا صدمہ مسلط ہے تو دوسری طرف اکابرین قوم کہلانے والے سلسلہ خلافت کے اختتام کیلئے صف آرا ہیں - باطل کے علمبردار حصول اقتدار کے لئے سارا منصوبہ مکمل کرچکے ہیں - اسلام کی کشتی ڈوبنے کو ہے - اس سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی مشیت اپنا کام کررہی ہے حضرت اقدس مسیح پاکؑ کے موعود فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو خلافت کے لئے تیار کیا جارہا ہے - فرشتے آپؓ کو خلعت خلافت پہناتے ہیں اور قُم باذن اللہ کے ارشاد باری کے ساتھ ہی آپ انتہائی جلال اور شوکت سے پُر الفاظ میں یہ اعلان فرماتے ہیں کہ

"خلافت کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ ہے جو قیامت تک جاری رہیگا"

اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر ہوا آپؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے اور وہ آگ جو دشمنان خلافت نے بھڑکائی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت خاص کے ذریعہ اس کو ٹھنڈا کردیا اور اس طرح جماعت ایک عظیم فتنے سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوگئی -

پھر جب مجلس احرار کے ذریعہ ایک اور ابتلاء ۱۹۳۴ء میں جماعت پر آیا - تو مصلح موعودؓ نے اپنے روح پرور خطبات اور دلوں کی گہرائیوں میں اُتر جانیوالے ارشادات کے ذریعہ جماعت کو مالی و جانی قربانیوں کے ایسے مقام پر کھڑا کردیا کہ اُس نے ہزاروں نہیں کروڑوں روپے کے ڈھیر اپنے آقا کے قدموں میں لاکر ڈالے اور جماعت کے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد اپنے محبوب آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جذبہ خدمتِ دین سے سرشار ہوکر اکناف عالم کی وسعتوں میں پھیل گئے یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے مخالفین کب خاموش بیٹھنے والے تھے انہوں نے اپنی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا احمدیت کو مٹانے کے لئے خطرناک منصوبے تیار کئے گئے - اس موقعہ پر ان کے سرکردہ لیڈر عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے کہا -

"مسیح کی بھیڑو - تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا - جس سے اب سابقہ ہوا ہے - یہ مجلس احرار ہے اس نے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے - ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے"

احرار پورے ساز و سامان اور ہتھیاروں سے لیس بلند و بانگ دعووں کے ساتھ قادیان کی مقدس بستی میں داخل ہوتے ہیں ادھر مٹھی بھر جماعت کے بلند مایہ افراد آستانہ الوہیت پر سر جُھکائے اس کے حکم کے منتظر ہیں - خدا کا برگزیدہ خلیفہ پوری جلالی شان کے ساتھ جلوہ فرما ہے تیز و تند آگ کے شعلوں کا جگر پاش سماں آنکھوں کے سامنے ہے - پیارے آقا کا شان استغنا دیکھئے - فرماتا ہے -

"مَیں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں"

کیسا ایمان افروز نظارہ ہے - آج کہاں ہیں وہ افراد اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانیوالے ان کے نام نہاد لیڈر - کہیں اُن کا نام و نشان بھی دکھائی دیتا ہے؟ دوسری طرف احمدیت ایک نئے گلستان کی شکل میں ظاہر ہوئی - جس کا نام **تحریکِ جدید** رکھا گیا -

۱۹۴۷ء میں ایک اور آگ مسلط ہوتی ہے ہر طرف خوں ریزی - قتل و غارتگری لوٹ مار اور آبرو ریزی کا بازار گرم ہے - انسانیت دم توڑ رہی ہے درندگی ایسی کہ تاریخ اس کی مثال پیش نہیں کرسکتی - سارے پنجاب میں قادیان ہی وہ بستی ہے جہاں کی فضا پُر امن ہے - لیکن ہر نفس بے قرار اور مضطرب ہے - اپنی اور اپنے اہل و عیال کی فکر میں نہیں بلکہ اپنے پیارے آقا کی فکر دامنگیر ہے - فرزندان احمدیت اپنے آقا کا دامن تھامے خدا کے حضور سجدہ ریز عاجزانہ و منکسرانہ دُعاؤں میں لگے ہوئے ہیں - دعائیں قبول ہوئیں - اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوئے - حضرت مصلح موعودؓ کی دانشمندانہ اور مدبرانہ قیادت کی بدولت یہ آگ کس خوبصورتی کے ساتھ ٹھنڈی کی گئی اس پر آج بھی ہمارے مخالف انگشت بدنداں ہیں -

داغ ہجرت کے معًا بعد مسیح موعودؑ کے موعود فرزند مصلح موعودؓ کو ایک اور فکر لاحق ہوتی ہے اور وہ یہ کہ قادیان کی مقدس بستی ہمارا دائمی مرکز ہم سے چھوٹ گیا - ایک عارضی مرکز کے قیام کے لئے اپنے رب کے حضور رو رو کر دعائیں مانگ رہے ہیں - شب و روز کی گریہ و زاری ایک نوید جاں فزا لائی - ایک قطعہ زمین بے آب و گیاہ وادی غیر ذی زرع کی طرف رہنمائی ہوئی - آپؓ نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق جماعت کو اس جگہ آباد فرمایا - حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے واقعہ کو پھر ایک بار بروز ابراہیمؑ کی ذریت میں دہرایا گیا - آج اس مقدس مقام کا نام ربوہ ہے - جہاں سے اسلام کے نور کی شعائیں دنیا میں پھیل رہی ہیں - وہ جگہ جو کبھی لق و دق صحرا کے نام سے مشہور تھی - جہاں انسان تو کجا جانور بھی نہیں بستے تھے آج وہ زمین جنت نشاں بنی ہوئی ہے - فالحمد للّٰہ علی ذالک -

آخر میں ایک اور ایمان افروز واقعہ یاد دلانا چاہتا ہوں - پاکستان کے نام سے خالص اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آیا - بڑی جد و جہد اور خونریزی کے بعد مسلمان کہلانے والوں کیلئے ایک علیحدہ مملکت کی بنیاد ڈالی گئی - تصورات سے کہیں بڑھکر دل خوشکن دعوے کئے گئے - اسلام کا درد رکھنے والے خوش تھے کہ چلو یہاں اللہ تعالیٰ کا نام آزادی سے بلند ہوگا - پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم عام ہوگی - قرآن مجید کی تعلیمات کو دُنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلانے کے لئے (باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۶ پر)

علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا

از مکرم سید انوار الدین احمد صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ (اڑیسہ)

مصلح موعود کی نسبت پیشگوئی میں ایک عظیم الشان علامت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) اور علوم سے پُر کرنے کی ایک حکمت یہ بھی تھی "تا کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"۔ چنانچہ اس پس منظر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ فرماتے ہیں کہ

"جو علوم و معارف اور حقائق و دقائق اور لطائف و نکات اور ادلہ و براہین اس پاک وجود مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو خدائے رحمٰن نے عطا کئے اور جنہیں آپ نے تفسیر کبیر اور متعدد دیگر کتب میں بیان کیا وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے کامل مرتبہ پر واقع ہیں کہ جو خارق عادت ہے"۔

(الفرقان دسمبر ۱۹۶۵ء و جنوری ۱۹۶۶ء صفحہ ۴)

بہر حال یہ علوم دُنیا کے اُن لوگوں پر بھی ظاہر ہوئے جو حضرت مصلح موعودؓ کو اس منصب پر فائز تسلیم کرتے ہیں اور ایسے لوگوں پر بھی ظاہر ہوئے جو آپ کے اس منصبِ عالی کو تسلیم نہیں کرتے۔ اوّل الذکر لوگ آپ کے متبعین ہیں اور آپ کے علوم اُن کے لئے براہِ راست رہنمائی کا باعث ہیں اور یہ لوگ اب بھی زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہیں کہ

ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

لیکن مؤخر الذکر لوگ آپ کے متبعین میں سے نہیں ہیں البتہ ان میں ایک طبقہ اُن لوگوں کا ہے جنہوں نے آپ کے علوم سے استفادہ کرنے کے بعد نہ صرف آپ کے اعلیٰ علمی مقام کا اعتراف کیا بلکہ اپنی ممنونیت کا اظہار بھی کیا۔ اس میں پروفیسر مسٹر کیوروپروفیسر عبد القادر صاحب مسٹر رامچندر چندر ایڈووکیٹ۔ آنریبل پیٹرسن۔ لارڈ میڈنگ۔ مسٹر آرتھر رومر۔ سر ضیاء الدین احمد علی گڑھ۔ حاجی عبد اللہ ہارون ایم۔ اے۔ ایل ڈاکٹر سر محمد اقبال شاعر مشرق اور شمس العلماء خواجہ حسن نظامی صاحب وغیرہ شامل ہیں۔ پھر اسی گروہ میں سے ایک طبقہ اُن لوگوں کا بھی ہے جو آپ کے علوم سے فیضیاب ہیں اور آپؓ کے خوشہ چین ہیں۔ لیکن آپؓ کی شان کے منکر ہیں۔ ایسے لوگوں پر بھی اتمام حجت ہو چکی ہے۔ چنانچہ معارف قرآن بیان کرنے کے سلسلہ میں آپؓ نے ایسے لوگوں کو بارہا چیلنج دیا کہ

"میں وہ شخص تھا جسے علوم ظاہری میں سے کوئی علم حاصل نہیں تھا مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور چشمہ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دُنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دُنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے کہ جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہو تو میں ہر وقت اُس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن میں جانتا ہوں آج دُنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو خدا نے مجھے علم قرآن بخشا اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دُنیا کا اُستاد مقرر کیا ہے خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں"۔

(الموعود صفحہ ۲۱۰-۲۱۱)

نہ صرف یہ کہ حضرت مصلح موعودؓ نے تمام دُنیا کو معارفِ قرآنیہ بیان کرنے کے متعلق چیلنج دیا بلکہ ہر مکتبِ فکر اور ہر صنفِ علم کے ماہرین کو جو قرآن مجید پر معترض اور اس کی عظمتِ شان کے منکر تھے دعوت دی کہ اپنے علم کے ذریعہ قرآن پر حملہ کر کے دیکھ لیں میں اسی پاک کلام سے ان کے حملے کا دفاع کر کے قرآن مجید کی فضلیت اُن پر ظاہر کر دوں گا۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"دُنیا کا کوئی عالم نہیں جو میرے سامنے آئے اور میں قرآن کریم کی افضلیت اس پر ظاہر نہ کر سکوں۔ یہ لاہور شہر ہے یہاں یونیورسٹی موجود ہے کئی کالج یہاں کھلے ہوئے ہیں بڑے بڑے علوم کے ماہر اس جگہ پائے جاتے ہیں میں ان سب سے کہتا ہوں دُنیا کے کسی علم کا ماہر میرے سامنے آجائے دُنیا کا کوئی سائنسدان میرے سامنے آجائے اور وہ اپنے علوم کے ذریعہ قرآن کریم پر حملہ کر کے دیکھ لے میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اُسے ایسا جواب دے سکتا ہوں کہ دُنیا تسلیم کرے گی کہ اس کے اعتراض کا ردّ ہو گیا ہے۔ اور میں دعوےٰ کرتا ہوں کہ میں خدا کے کلام سے ہی اس کو جواب دوں گا اور قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ سے ہی اُس کے اعتراضات کو ردّ کر کے دکھا دوں گا"۔

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۴۵ء)

اس طرح کے پے درپے چیلنجوں کو صحیح معنوں میں قبول کرنے کی کسی کو ہمت نہیں ہوئی۔ اور اُن کا یہ مکمل سکوت حضرت مصلح موعودؓ کو اس پیشگوئی کا مصداق ثابت کرتا ہے کہ وہ "ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا"۔ حضرت مصلح موعودؓ کا وجود آج دُنیا سے اُٹھ گیا ہے لیکن آپ نے اپنے پیچھے ظاہری اور باطنی علوم کا ایسا بیش بہا خزانہ چھوڑا ہے جو رہتی دُنیا تک یادگار رہے گا اور توحید باری تعالےٰ کے قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی عظمتِ شان کو ظاہر کرنے کے لئے ہمیشہ استعمال ہوتا رہے گا۔ اس مایۂ ناز علمی سرمایہ کے اہم موضوعات میں سے چند یہ ہیں:۔

(۱) تفسیر قرآن کریم (۲) علم کلام (۳) اسلامی عقائد و اخلاق اور فلسفۂ روحانیت (۴) سیرت و سوانح (۵) تاریخ (۶) فقہ (۷) سیاسیات (۸) اقتصادیات وغیرہ۔ اور اگر آپ کے تمام لٹریچر کی تفصیلی فہرست اس جگہ درج کی جائے تو وہ بھی کئی صفحات کی متقاضی ہوگی۔

آخر میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک واضح اعلان درج کر کے اپنا مضمون ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

"وہ کون سا اسلامی مسئلہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے میرے ذریعہ اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ نہیں کھولا۔ مسئلہ نبوت، مسئلہ کفر، مسئلہ خلافت، مسئلہ تقدیر، قرآنی ضروری امور کا انکشاف، اسلامی اقتصادیات، اسلامی سیاسیات اور اسلامی معاشرت وغیرہ پر تیرہ سو سال سے کوئی مضمون موجود نہیں تھا مجھے خدا نے اس خدمت دین کی توفیق دی اور اللہ تعالےٰ نے میرے ذریعہ سے ہی ان مضامین کے متعلق قرآن کے معارف کھولے جن کو آج دوست دشمن سب نقل کر رہے ہیں۔ مجھے کوئی لاکھوں گالیاں دے مجھے لاکھ بُرا بھلا کہے جو شخص اسلام کی تعلیم کو پھیلانے لگے گا اسے میرا خوشہ چین ہونا پڑیگا اور وہ میرے احسان سے کبھی باہر نہیں جاسکے گا چاہے کوئی .... خدمت دین کا ارادہ کریں گے وہ اس بات پر مجبور ہونگے کہ میری کتابوں کو پڑھیں اور ان سے فائدہ اُٹھائیں بلکہ میں بغیر فخر کے کہہ سکتا ہوں کہ اس بارہ میں سب خلفاء سے زیادہ مواد میرے ذریعہ سے جمع ہوا ہے اور ہو رہا ہے پس مجھے یہ لوگ خواہ کچھ کہیں خواہ کتنی بھی گالیاں دیں ان کے دامن میں اگر قرآن کے علوم پڑیں گے تو میرے ذریعہ ہی اور دُنیا ان کو یہ کہنے پر مجبور ہو گی کہ اے نادانو! تمہاری جھولی میں تو یہ کچھ بھرا ہے وہ تم نے اُس سے لیا ہے پھر اُس کی مخالفت تم کس مونہہ سے کر رہے ہو"۔ (خلافت راشدہ صفحہ ۲۵۵-۲۵۶)

اعلانِ نکاح

قادیان ۹ تبلیغ (فروری) — آج بعد نمازِ ظہر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ نسیم اختر سلمہا بنت مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش کے نکاح کا اعلان عزیز عبد العزیز اختر سلمہ ابن مکرم چوہدری عبد السلام صاحب درویش منیجر فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان کے ہمراہ مبلغ آٹھ ہزار روپئے حق مہر پر فرمایا۔

جملہ بزرگان و احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ ایڈیٹر بدر۔

آپ بیتی

حضرت مصلح موعودؓ سے وابستہ چند یادیں

از مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس۔سی۔ حیدرآباد دکن

مصلح موعودؓ کے ظہور کی پیشگوئی اپنی کمیت وکیفیت کے لحاظ سے ایسی افادیت کی حامل ہے کہ اس سے نہ صرف مامور زمانہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ وارفع شان دل ودماغ پر مسلط ہو کر ازدیادِ ایمان کا باعث بنتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح آپ کو اُمتِ مسلمہ کا وہ نقشہ دکھایا جو آپؐ کے وصال پر تیرہ صدیاں گذرنے کے بعد رونما ہونے والے واقعات پر مشتمل تھا۔ جس پر آپؐ کی روح بے چین ہوئی ہوگی اور دل صدمہ ہوا ہوگا تب ارحم الراحمین نے اپنے محبوب ترین بندے کی سکینتِ قلب کے لئے مسیح موعودؑ کو مبعوث کرنے کی بشارت دی کہ ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہو تو اسے وہ لے آئیں گے اور شادی کریں گے۔ جس سے مبشر اولاد ہوگی جو آپ کی مساعی کو پروان چڑھائے گی۔ تیسری افادیت اس پیشگوئی کی بدولت خود ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت فراہم ہوتا ہے کہ ایسا قادر حی وقیوم خدا ہے جو عالم الغیب ہے اور اپنے پیاروں کو جنہیں اپنی وحدانیت کے قیام کے لئے مبعوث کیا کرتا ہے۔ غیب کی خبریں بھی دیتا ہے جو منظرِ عام پر آکر اس کی ہستی اور قدرت کا ثبوت فراہم کرتی ہیں۔ اور ارشاد باری تعالیٰ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا کے بموجب مومنوں کے ایمان میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔ ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ اس کے گھر اولاد ہوگی جو کئی ایک خصوصیات کی حامل ہوگی اور اس طرح کا کہنا من وعن پورا بھی ہو جائے۔

منجملہ ان چندہ صفات کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس ہونے والے صاحبزادے کے بارے میں بارگاہ خداوندی سے خبر پاکر بیان فرمادیں اور شائع کردیں، اس وقت میں پیشگوئی کے صرف اس حصہ کو لیتا ہوں جس میں فرمایا گیا کہ وہ

"سخت ذہین وفہیم ہوگا اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔"

اس سلسلے میں چند ایک ذاتی واقعات درج کرتا ہوں جو نقش کالحجر ہیں۔

چھٹی جماعت کے امتحان کے بعد موسم گرما کی تعطیلات ہوئیں تو والد صاحب مرحوم نے جو ایک ٹیچر تھے، ان چھٹیوں سے اس رنگ میں استفادہ کیا کہ مجھے ساتھ لیکر قادیان گئے۔ یہ آج سے زائد از نصف صدی قبل ۱۹۲۷ء کی بات ہے جبکہ قادیان تک ریل گاڑی بھی نہ تھی۔ لہذا اسٹیشن بٹالہ پر اُتر کر وہاں سے تانگے میں قادیان جانا ہوتا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ سے نیاز حاصل کرنے اور چند دن قادیان میں قیام کر لینے کے بعد والد مرحوم نے عاجز کو قادیان ہی میں حصولِ تعلیم کے لئے چھوڑ دیا اور خود حیدرآباد واپس ہو گئے۔ جب جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اور جماعت احمدیہ حیدرآباد کے شرکت کنندگانِ جلسہ سے حضرت مصلح موعودؓ کی ملاقات کے وقت کا اعلان ہوا تو محترم عبد الرحیم صاحب نیرؓ نے جو اس وقت بحیثیت مرکزی مبلغ حیدرآباد مقرر تھے، مجھے بھی حکم فرمایا کہ حضور سے ملاقات کے دن حیدرآبادیوں سے تعارف کرواتے وقت میں بھی حاضر رہوں۔ میں نے حسبہٖ تعمیل کی اور جب اس عاجز کی باری آئی تو موصوف نے اس خیال سے کہ میرے بہنوئی عبد الرحیم صاحب مرحوم شوہر زاہدہ بیگم صاحبہ جماعت احمدیہ رائچور کے سیکرٹری مال تھے یہ فرمایا کہ یہ سیکرٹری مال رائچور کے برادرِ نسبتی ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ یہ کیوں نہیں کہتے کہ یہ محمد عثمان صاحب کے لڑکے ہیں اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں زیرِ تعلیم ہیں۔ پھر مجھ سے مخاطب ہو کر دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا محمد علی صاحب کی طبیعت اب کیسی ہے۔ کچھ دن قبل انہوں نے مجھے دعا کے لئے لکھا تھا کہ ان کی طبیعت خراب ہے۔ اس ارشاد اور استفسار پر میں حیران رہ گیا کہ میرے چچا محمد علی صاحب نے تو کبھی قادیان کا رُخ بھی نہ کیا تھا لیکن حضور لاکھوں افرادِ جماعت کے خطوط کو کس طرح نظر رکھتے ہیں اور ذہانت کیسی بے نظیر ہے کہ ایک دوسرے کی رشتہ داری بھی ذہن میں محفوظ ہے۔ ایک چھوٹی جماعت کے طالب علم کے خاندانی حالات کو اس طرح ذہن میں رکھنا جبکہ یہ سلسلہ لاکھوں افراد پر مشتمل ہے کتنا حیرت انگیز ہے۔ تب ہی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بتایا گیا تھا کہ وہ مبشر بیٹا (حضرت مصلح موعودؓ) سخت ذہین وفہیم ہوگا —— عاجز کی اس کم عمری میں حضورؓ کے ایسے تلطف کے سلوک کا نقشہ آنکھوں اور دل ودماغ پر ایسا مرتسم ہو چکا ہے کہ اس کی لطف اندوزی کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں۔

اب فہم وفراست کا ایک واقعہ درج کرتا ہوں۔ عاجز جب دسویں جماعت کا طالب علم تھا اور ہائی سکول کے بورڈنگ ہی میں منتقل کر دیا گیا تھا تو ہائی سکول کے سکاؤٹ کا ٹروپ لیڈر بھی تھا۔ اب جہاں قادیان کا ریلوے اسٹیشن ہے اس سے کچھ فاصلہ پر ایک احمدی اور ایک سکھ دوست کے کھیت متصل تھے۔ احمدی مزارع کے جانور سکھ دوست کے کھیت میں چلے گئے تو نزاع کی صورت پیدا ہوگئی۔ اس کی اطلاع ہائی سکول کے بورڈنگ میں ملتے ہی ماسٹر فضل داد صاحب سکاؤٹ ماسٹر نے جو بورڈنگ ہاؤس کے ماسٹر بھی تھے، نے حضور سے اس واقعہ کا ذکر کرنے کے لئے اس عاجز کو دوڑایا۔ یہ عاجز ہانپتا کانپتا حضور کی خدمت میں پہنچا اندر عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ جاکر میاں بشیر احمد صاحب سے کہیں کہ ہر محلہ میں چند ذمہ دار نوجوانوں کو محلہ کی نگرانی کرنے پر رکھیں اور باقی نوجوانوں کو مقامِ واقعہ پر بھیج دیں۔ چنانچہ آناً فاناً سارے انتظامات ہو گئے جب یہ عاجز واپس بورڈنگ پہنچا تو ماسٹر فضل داد صاحب اور سارے یہ نوجوان طالب علم مقامِ واقعہ پر جا چکے تھے یہ عاجز بھی وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ موجودہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ نوجوانوں کے ساتھ ایک طرف تشریف فرما ہیں۔ اور دوسری جانب قادیان کے کچھ دوسرے احباب کھڑے ہیں اور چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ گھوڑے پر سوار ہونے کی حالت میں سکھ دوستوں سے مصروف گفتگو ہیں۔ چنانچہ کچھ ہی دیر میں باہمی صلح صفائی ہو گئی اور معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ایک آدھ واقعہ ہی سے بآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ زائد از پچاس سالہ دورِ خلافت میں اَن گنت دفعہ پیشگوئی کے اس حصہ کا بھی ظہور ہوتا رہا ورنہ منصبِ خلافت پر فائز ہوتے وقت خزانہ میں جو چند آنے تھے وہ کس طرح لاکھوں روپے کی شکل اختیار کر لیتے۔ نظارتیں کیسے قائم ہو جاتیں۔ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ وغیرہ کی تنظیمیں کیسے بنتیں۔ پیغامیوں، مستریوں اور احراریوں کے فتنوں کا کس طرح سدِ باب ہوتا۔ ایک بے آب وگیاہ مقام پر سرسبز و شاداب ربوہ کا قیام کیونکر عمل میں آتا اور کس طرح چاردانگ عالم میں اسلام کا جھنڈا لہرا دینے کے آثار دکھائی دیتے۔ آپؓ ہی کی فہم وفراست کی بدولت آج دنیا کے ہر چپے پر احمدی موجود ہیں اور ان پر سورج غروب نہیں ہو رہا۔ ان سارے امور کی تفصیلات ایک دفتر کی متقاضی ہیں اور کئی جلدیں بھی ان کی متحمل نہ ہو سکیں گی۔

علوم ظاہری وباطنی سے پُر کئے جانے کی بابت بھی ایک چشم دید واقعہ بیان کر دوں کہ حضور ۱۹۳۸ء میں حیدرآباد تشریف لائے تو احمد نواز جنگ بہادر مرحوم یعنی سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی سیٹھ احمد الٰہ دین صاحب نے آپ کے قیام کے لئے اپنا مکان واقعہ سکندرآباد جو الٰہ دین بلڈنگ کے نام سے موسوم ہے خالی کر کے آپ کی رہائش کا انتظام کیا اور عاجز کو ایک رکن مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے حضورؓ کے دورانِ قیام پہرہ داری کی سعادت نصیب ہوئی۔ چنانچہ جب حضورؓ خاصہ تناول فرماتے تو عاجز حضور کی کرسی کے عقب میں پہرہ دے رہا ہوتا اور حضورؓ کے فراغتِ طعام کے بعد حضور کے تبرک سے خود بھی استفادہ کرتا اور دوسروں میں بھی تقسیم کرتا۔ ایک دفعہ نواب اکبر یار جنگ بہادر مرحوم نے اپنے بنگلہ واقعہ عنبر پیٹ پر آپؓ کی دعوت کی۔ اور حیدرآباد کے سارے وزراء، ہائی کورٹ کے ججز اور چوٹی کے چیدہ عہدہ داران اور مقتدر اصحاب کو بھی اس میں مدعو کیا۔ حضور کے قریب نواب فخر یار جنگ بہادر وزیر فینانس بیٹھے ہوئے تھے۔ جن کا پنجاب کے بڑے زمینداروں میں شمار ہوتا تھا۔ مختلف قسم کی فصلوں کے بارے میں گفتگو چل پڑی تو حضور نے زراعت کے موضوع پر اتنی تفصیلات بیان فرمائیں کہ سارے دنگ رہ گئے اور زمینداری کا تجربہ رکھنے والے فخر یار جنگ ہمہ تن گوش رہے۔ اسی طرح سائنسی علوم پر گفتگو چل پڑی تو ایک ماہر سائنس دان کی طرح ایسی روشنی ڈالی کہ پھر کسی کو کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی۔ یہ تو ہوئیں علوم ظاہری کی مثالیں۔ اسی قیام کے دوران آپ کے ساتھ قلعہ گولکنڈہ چلا گیا۔ وہاں حضورؓ نے بالا حصار پر پہنچنے کے بعد جمیع حاضرین کے ساتھ بڑی دیر تک دعا فرمائی اور اختتام دعا پر فرمایا،

شرُدہ حیدرآباد زندہ حیدرآباد سے زیادہ شاندار ہے۔ سنہ ۱۹۴۴ء میں جماعت احمدیہ حیدرآباد نے اس عاجز کو مجلس مشاورت کے نمائندہ کی حیثیت سے منتخب کرکے قادیان بھیجا۔ چنانچہ اس کے اختتام کے بعد جب حضور اپنے مصلح موعودؓ ہونے کا اعلان کرنے کی غرض سے پہلے لاہور اور پھر دہلی تشریف لے گئے۔ تو یہ عاجز بھی وہاں پہنچا۔ اور سٹیج کے باب الداخلہ پر حضور کے تشریف لاکر سٹیج پر پہنچنے تک دیگر خدام کے ساتھ ڈیوٹی انجام دیتا رہا اور جب جلسہ کا آغاز ہوا تو جلسہ گاہ کے اطراف ہم خدام چکر لگاتے رہے تاکہ بڑی بڑی ڈاڑھیوں والے علماءِ کرام جو جلسہ گاہ سے کچھ فاصلہ پر تہذیب سے گرے ہوئے انتہائی گندہ دہنی سے نعرے لگا رہے تھے مزید کسی قسم کی شرارت نہ کر بیٹھیں اور جب ہم نے ان کی گالیوں پر صبر کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑا تو پتھر بازی شروع کردی۔ اس وقت حضورؓ نے ببانگ دہل یہ اعلان فرمایا تھا کہ علماءِ کرام اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حق اور صداقت پر ہیں تو آئیں اور قرآن مجید کی اُن آیات کی جن کے بارے میں انہیں یقین ہو کہ وہ ان کی تفسیر پر عبور رکھتے ہیں، تفسیر لکھیں اور میں بھی ان کی پسندیدہ اور منتخب کردہ آیات کی تفسیر لکھوں گا جس کے بعد پڑھنے والے خود فیصلہ کریں گے کہ کس کو تائید ایزدی حاصل ہے۔ اس طرح کی شرارتوں اور پتھر بازی سے تو عوام پر حق و صداقت منکشف نہ ہو سکے گی۔ یہ سُننے کے بعد جب اِس شرارتی گروہ نے مستورات کے شامیانے کی طرف اقدام کیا تب آپ نے فرمایا کہ ہم تو ہر قسم کی شرارت کو سہہ لیں گے لیکن مستورات پر حملہ کو تو برداشت نہ کر سکیں گے۔ لہٰذا میں اپنے نوجوانوں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ مستورات کی حفاظت کریں۔ بس یہ سُننا تھا کہ نوجوانوں کے گروہ نے جس میں مولوی عبدالمالک خاں صاحب فرزند ذوالفقار علی خان صاحبؓ حالیہ ناظر اصلاح وارشاد ربوہ بھی شریک تھے، علماءِ کرام کے اس گروہ کو مار بھگایا اور جلسہ برخاست ہوا۔ ہندوستان کے پایۂ تخت دہلی کے جلسۂ عام میں اِس اعلان کے بعد کبھی بھی کسی عالم کو ایسی ہمت و جرأت نہ ہوئی۔ کہ آپؓ کے علوم باطنی کے مقابلہ کے لئے آگے آئے۔ آپ نے علم کلام، روحانیات، اسلامی اخلاق، سیرت و سوانح، اسلامی عقائد، تاریخ فقہ، سیاسیاتِ عالم اور تحریک احمدیت

کے مخصوص مسائل اور تحریکات پر جو بے نظیر لٹریچر تصنیف فرمایا ہے اس کی تعداد سوا دو سو کتب و رسائل سے زائد ہے۔ ان میں سے بعض کتب کئی کئی صد صفحات پر مشتمل ہیں، مثلاً تفسیر کبیر کی متعدد جلدیں، دیباچہ قرآن مجید، دعوۃ الامیر، سیر روحانی، اسلام اور ملکیت زمین، ملائکۃ اللہ، انوار خلافت، تقدیر الٰہی، حقیقۃ النبوۃ وغیرہ۔

میں جب قادیان کے ہائی سکول کی تعلیم کی غرض سے ابتدائی دنوں میں احمدیہ سکول کی بورڈنگ میں رہتا تھا تو اپنی کم سنی میں مسجد مبارک کی طرف سے قصر خلافت کے اس حصہ میں جہاں اس وقت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قیام پذیر ہیں، داخل ہو کر حضورؓ کے کمرہ تک پہنچ گیا۔ کمرہ میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور پلنگ پر تشریف فرما ہیں، خطوط کا ایک بڑا ڈھیر سامنے پڑا ہے اور پرائیویٹ سیکرٹری اس پلنگ سے متصل کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور خطوط پڑھتے جاتے اور پرائیویٹ سیکرٹری کے حوالے کرکے ہدایت فرما دیتے کہ اس طرح اس کا جواب لکھ دیں۔ اور وہ جلدی سے نوٹ لے لیتے۔ حضور کی مصروفیت کا یہ عالم تھا کہ اس عاجز کے کمرہ میں چپ چاپ داخل ہو جانے کی طرف توجہ ہی نہ جا سکی۔ میں نے حیرانی سے یہ عالم دیکھ کر صرف السلام علیکم کہا اور واپس بھاگ کھڑا ہوا۔ میں تو حیران ہوں کہ حضور کی ایسی بے پناہ مصروفیت کے باوجود یہ سارا لٹریچر کس طرح منصۂ شہود پر آگیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علوم کا سمندر موجزن ہے۔ جس کی موجیں آپ کے ہاتھ میں قلم آتے ہی نوکِ قلم سے بہنا شروع کر دیتیں اور بہتی بھی بڑی تیز رفتاری سے ہیں۔ یہ ساری تصنیفات آپؓ کے وہ خطبات جو جمعہ و عیدین اور نکاحوں کے مواقع پر دیئے گئے، جلسہ ہائے سالانہ کی علمی تقریریں، قرآن مجید کے دلچسپ و پُر معارف درس جو بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں دیئے جاتے تھے اور جن سے فیضیاب ہونے کے لئے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طالب علموں کے علاوہ ہم ہائی سکول کی بورڈنگ میں رہنے والے ایک قطار بنا کر بورڈنگ سے مسجد اقصیٰ پہنچ جایا کرتے تھے۔ آپؓ کے علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کی ایسی زندہ اور تابندہ مثالیں ہیں کہ ہر ہوش مند اور ذی شعور انسان اگر پیشگوئی کے اس جزو کو بھی تسلیم کر لینے میں تامل کرتا ہے یا کشمکش و پیچ میں مبتلا ہے تو اس کے یہی معنے ہوں گے کہ اس میں خشیتِ الٰہی کا فقدان ہے یا یہ کہ ایسا شخص معمولی سمجھ

بُوجھ اور عقل و فراست سے تہی دست ہے۔

نواب بہادر یار جنگ حیدرآباد کے چوٹی کے مقرر اور نامور عالم مانے جاتے تھے۔ موصوف اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ اگر کسی کو قرآن سمجھنا ہو تو اس پر لازم ہے کہ آپ کی تفسیر کبیر کا مطالعہ کرے اور کہتے تھے کہ جب سے یہ تفسیر ان کے ہاتھ آئی ہے وہ اسی تفسیر کو بالالتزام پڑھتے رہتے ہیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ہم نے موصوف کے کمرہ میں دیکھا کہ ان کے سرہانے کے محراب میں صرف حضرت مصلح موعودؓ کی لکھی ہوئی تفسیر کبیر رکھی ہوئی تھی۔ سنہ ۱۹۳۸ء میں حضورؓ کی حیدرآباد تشریف آوری پر انہوں نے الٰہ دین بلڈنگ پہنچ کر حضورؓ سے نیاز حاصل کرنے کی بھی سعادت حاصل کی تھی۔ اور میں نے اپنے پہرہ کے دوران یہ بھی دیکھا تھا کہ حضورؓ صوفے پر تشریف فرما تھے اور جب حضور کے ارشاد پر میں نے انہیں حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے کہا تو یہ بہت ہی ادب سے داخل ہوئے اور جاکر حضور کے قدموں کے پاس بچھی ہوئی قالین پر بیٹھ گئے۔ اگرچہ کہ موصوف فرقہ مہدوی سے تعلق رکھتے تھے۔ اس پر حضورؓ نے انہیں صوفہ پر بیٹھنے کے لئے فرمایا تو یہ جواب دیا کہ حضور کے قدموں ہی میں میری جگہ ہے اس پر حضور ازراہِ کرم گستری صوفہ سے اُتر کر ان کے ساتھ قالین ہی پر تشریف فرما ہوئے۔ جس کے بعد موصوف نے کافی دیر تک اکتسابِ علم کیا۔ اسی طرح ہندوستان کے مایۂ ناز شاعر جگر مرادآبادی سے جب دورانِ گفتگو میں نے حضورؓ کی مختلف تصانیف کا ذکر کیا اور نمونۃً حضورؓ کا لیکچر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" پڑھنے کے لئے دیا تو مطالعہ کے بعد انہوں نے فرمایا تھا کہ آج تک ایسی معرکۃ الآراء تحقیق ان کی نظر سے نہ گذری تھی۔ اور وہ اس کتاب کو اپنی حرزِ جاں بنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ کتاب واپس نہیں کی۔ دو ایک سال قبل حیدرآباد کی لیجسلیٹو کونسل کے ایک کارگزار کارکن اکبر علی ناصری صاحب کو اس تصنیف کا ایک نسخہ دیا ہے۔ اس کے بعد جب بھی ملاقات ہوتی ہے اس کی تعریف کرتے ہیں اور کتاب واپس کرنے کا نام نہیں لیتے۔ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء میں حضورؓ تختِ خلافت پر فائز ہوئے اور دوسرے ہی مہینہ میں یعنی ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء کو آپ نے منصبِ خلافت کے عنوان پر تقریر فرمائی جبکہ آپؓ کی عمر صرف ۲۶ سال کے لگ بھگ تھی جو ایک کتابی شکل میں موجود ہے۔ اس کو پڑھنے پر اندازہ ہو سکتا ہے کہ اتنی کم سنی ہی میں

آپؓ کس پائے کے علوم کے خزانہ سے پُر تھے۔ اسی طرح آپؓ کی دیگر بے شمار بلند پایہ تصانیف میں سے جس تصنیف کو بھی کوئی شخص پڑھے گا، اس کی روح پکار اُٹھے گی کہ حسب بشارت خداوندی حضرت مصلح موعودؓ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے گئے تھے۔ آپؓ مفسر بھی تھے اور ادیب بھی۔ عالم بھی تھے اور فاضل بھی۔ مفکر بھی تھے اور مدبر بھی۔ خطیب بھی تھے اور طبیب بھی۔ مربی بھی تھے اور شاعر بھی۔ صوفیانہ روش بھی تھی اور شاہانہ رعب و دبدبہ بھی۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا یہ جزو جس طرح حرف بہ حرف پورا ہوا ہے۔ سارے اوصاف مندرجہ پیشگوئی بدرجۂ اتم ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ لہٰذا کلامِ الٰہی کے اس اصول کی روشنی میں کہ

لَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا
اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

حضرت مسیح موعودؑ کا مامور من اللہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت فراہم ہوتا ہے بس جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو ہمارے پیارے آقا سرورِ کائنات سردارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و احکام کی تعمیل میں کم از کم اِس الٰہی نشان پر چشم بصیرت عطا کرے اور مامور زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کو مان لینے اور آپؑ کی قائم فرمودہ جماعت سے منسلک ہو کر رضائے الٰہی کو حاصل کر لینے کی توفیق بخشے۔ آمین ؎

❊ درخواست دُعا ❊

خاکسار کی اہلیہ عرصہ دو سال سے بعارضہ بلڈ پریشر و شوگر بیمار چلی آرہی ہیں۔ باوجود علاج کے مستقل فائدہ ہوتا نظر نہیں آرہا۔ نیز میرے بیٹے مبشر احمد سلمہ، کی ملازمت کے حصول میں بھی بعض ناگزیر حالات کے باعث پریشانی لاحق ہو رہی ہے۔

مبلغ پانچ روپے مد" اعانت بدر" میں ارسال کرتے ہوئے اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی اور عزیز کی ملازمت کے حصول میں کامیابی کے لئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار: محمد حشمت اللہ احمدی
چندا پور ضلع نظام آباد (آندھرا)

ظہور مصلح موعودؓ سے متعلق عظیم الشان بشارات

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد

حضرت مصلح موعودؓ کے بابرکت ظہور کے متعلق قبل از وقت خدائے تعالیٰ سے خبر پاکر اطلاع دینے میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے نہیں ہیں بلکہ آپؑ کے متعلق دورِ دور تک تاریخ انسانی میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ منجملہ ان تمام پیشگوئیوں کے سب سے بڑھ کر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی ہے جو احادیث میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بایں الفاظ مروی ہے کہ :۔

"ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض یتزوج ویولد لہٗ"
(مشکوۃ مجتبائی صفحہ ۴۸۰ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی۔

اس حدیث کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں خبر آچکی ہے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

حضرت مصلح موعودؓ کے تعلق سے طالمود میں جو یہود کی حدیث کی کتاب ہے واضح طور پر لکھا ہے۔

"یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) وفات پا جائے گا۔ اور اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔ اس رائے کے ثبوت میں یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۴ کو پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ وہ ماندہ نہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے۔"
(طالمود مرتبہ جوزف برکلے باب پنجم مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء)

اسی طرح کتاب دانیال باب ۱۲ آیت ۵ میں جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پیشگوئی ملتی ہے وہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور مصلح موعودؓ کے ظہور کے بارے میں بھی یہ صراحت موجود ہے۔

"اس نے کہا اے دانیال تو اپنی راہ چلا جا کہ یہ باتیں آخر کے وقت تک بند سربمہر رہیں گی اور بہت لوگ پاک کئے جائیں گے اور سفید کئے جائیں گے اور آزمائے جائیں گے۔ لیکن شریر شرارت کرتے رہیں گے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا۔ پر دانشور سمجھیں گے کہ جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور بت توڑے جائیں گے۔ ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک آتا ہے پر تو اپنی راہ چلا جا جب تک کہ وقت آخر آوے کہ تو چین کرے گا اور اپنی میراث پر آخیر کے دنوں میں اٹھ کھڑا ہوگا۔"

اس میں تین پیشگوئیاں ہیں ایک تو خود آنحضرت صلعم کے متعلق ہے جن کی نشانی یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ کی آمد پر دائمی قربانی موقوف ہو جائے گی۔ دائمی قربانی سے مراد موسوی شریعت ہے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے مطابق ایک بکرا روزانہ ہیکل پر قربان کیا جاتا تھا اور یہ قربانی موقوف نہ ہو سکتی تھی۔ جب تک کہ دوسری شریعت نازل ہو کر اس حکم کو منسوخ نہ کر دے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد شریعت لانے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں۔ دوسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ جب بت توڑے جائیں گے سو تاریخ زمانہ شاہد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی بتوں کو توڑا یعنی بت پرستی کو مٹا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی خالص توحید کو دنیا میں قائم فرمایا۔ آپ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ۱۲۹۰ دن بتایا گیا ہے۔ کتب الہامیہ کے محاورہ کے مطابق دن سے مراد سال ہوتا ہے۔ یعنی آنحضرت صلعم کے بعد تیرھویں صدی کے خاتمہ پر مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ تیسری پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ کے متعلق ہے کہ مبارک ہے وہ جو ۱۳۳۵ روز تک آتا ہے۔ اور وہ بھی مبارک ہے جو اس وقت کے خلیفہ کو قبول کرتا ہے۔ پس یہ ایک زبردست پیشگوئی ہے جو دانیال نبی نے آج سے قریباً ڈھائی ہزار سال قبل کی تھی اور وہ پوری ہوئی۔

اسی طرح حضرت امام یحییٰ بن عقرب جو پانچویں صدی ہجری میں بلند پایہ بزرگ گزرے ہیں۔ آپ نے اپنے اشعار میں حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے موعود فرزند کی پیدائش کا یوں ذکر فرمایا ہے :۔

"ومحمود یظہر بعد ہذا
وعلیک الشام بلا قتال
تطیع لہٗ حصون الشام جمعًا
وینفق مالہٗ بکل حال"

یعنی اس کے بعد محمود ظاہر ہوگا جو ملک شام کو بغیر جنگ کے فتح کرے گا شام کے قلعے اس کی اطاعت قبول کریں گے اور وہ اپنے مال کو بے حساب اور ہر حالت میں خرچ کرتا رہے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس فرزند جلیل کے بارے میں ایک کشف کا ذکر فرمایا کہ

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ "محمود"۔"
(تریاق القلوب صفحہ ۶۰)

(اس پیشگوئی کا ظہور حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ اس طرح ہوا کہ آپؓ ۱۹۲۴ء میں شام تشریف لے گئے وہاں کے علماء کو پیغام حق پہنچایا اور آپ کے بابرکت عہد میں شام میں مشن بھی کھولا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سعید روحیں احمدیت کی آغوش میں آرہی ہیں)

حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولی نے بھی آخری زمانے کے مامور کے بارے میں پیشگوئی فرمائی جو انکے منظوم کلام میں آج بھی دیکھی اور پڑھی جا سکتی ہے جس میں آپ نے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر فرمانے کے بعد فرمایا۔

"دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم"
(الاربعین فی احوال المہدیین از حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ)

یعنی جب اس کا زمانہ (مسیح موعود کا زمانہ) کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا تو اس کے بعد اس کا لڑکا یادگار رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے جلیل القدر موعود فرزند کی احسن طریق پر بچپن میں ہی تربیت فرمائی اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے حضرت مصلح موعودؓ کی تعلیم و تربیت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی اور آپؑ کی وفات کے بعد بھی خاص طور پر خیال رکھا۔ اسی طرح حضرت ام المومنینؓ کی دعاؤں اور تربیت کا بھی کافی دخل رہا۔ جس کا اندازہ اس ایک واقعہ سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تدفین کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ گھر تشریف لائے تو آپ کی بزرگ والدہؓ نے اپنے سب بچوں کو جمع کر کے تسلی دلاتے ہوئے فرمایا۔

"بچو گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ انھوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔" (الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۶۲ء)

چنانچہ تاریخ شاہد ہے اور زمانہ گواہ ہے کہ اس دن کے بعد سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے خزانہ سے وافر حصہ حضرت مصلح موعودؓ کو اور حسب مراتب باقی سب اولاد کو ملتا چلا جا رہا ہے۔ اور ملتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

حضرت مصلح موعودؓ کی جو صفات آپ کی ولادت کی عظیم الشان پیشگوئیوں میں بیان ہوئی ہیں اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی میں کہ "وہ جلد جلد بڑھے گا" اگرچہ آپ کی تمام زندگی ہی اس پیشگوئی کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہی ہے۔ لیکن خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی خلافت کے چھ سالہ دور میں تو آپ کی ذہنی علمی اور روحانی نشوونما کی رفتار عقل کو حیران کر دیتی ہے۔ اور خود حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے واضح بشارات آپ کے تعلق سے بیان فرمائیں اور آپ کی علمی قابلیت پر بھی بعض دفعہ دنگ رہ جاتے جس کے چند ایک نمونے درج ذیل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر مخالفین نے غلط قسم کے اعتراضات کی بھرمار کی اور ہماری جماعت کے مختلف علماء نے ان کے جوابات تحریر فرمائے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے دورِ خلافت میں ہی ایک مضمون بعنوان "صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے" تحریر فرمایا۔ یہ مضمون جب حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے پڑھا

تو مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

"مولوی صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر مخالفین نے جو اعتراض کئے ہیں اُن کے جواب میں تم نے بھی لکھا ہے اور مَیں نے بھی مگر میاں ہم دونوں سے بڑھ گیا ہے۔"

پھر یہی کتاب (صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے) حضرت مولوی صاحبؓ نے بذریعہ رجسٹری مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھی بھیجی اس لئے کہ مولوی محمد حسین نے کہا تھا کہ مرزا صاحب کی اولاد اچھی نہیں ہے اس لئے یہ کتاب بھیج کر حضرت مولوی صاحبؓ نے ان کو توجہ دلائی کہ حضرت مرزا صاحب کی اولاد میں سے ایک نے تو یہ کتاب لکھی ہے۔ جو مَیں تمہاری طرف بھیجتا ہوں۔ تمہاری اولاد میں سے کسی نے کوئی کتاب لکھی ہو تو مجھے بھیج دو۔ (حیات نور ص۵۱۲)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے حضرت مصلح موعودؓ کی تعلیم کے لئے کافی سعی کی چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"مَیں چاہتا تھا کہ حضرت کا صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا اور اسی واسطے مَیں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔" (بدر ۲؍جون ۱۹۰۸ء ص۶)

نیز حضرت مصلح موعودؓ کی خداداد قابلیت اور ذہانت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ فرماتے ہیں:۔

"میاں جب قرآن کریم کا سبق پڑھتے ہیں تو بہت سی آیات مجھ پر حل ہو جاتی ہیں جن باریکیوں کو یہ پہونچ جاتے ہیں میرا واہمہ بھی وہاں تک نہیں پہنچتا۔"

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص۶۰۹ بحوالہ الحکم جوبلی نمبر ص۸)

حضرت مصلح موعودؓ کا بیان ہے کہ میرے ساتھ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے پاس پڑھا کرتے تھے اور حافظ صاحب کو اکثر سوال کرنے کی عادت تھی چنانچہ ایک دو دن مَیں نے بھی سوالات کئے چنانچہ تیسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا:۔

"میاں۔ حافظ صاحب تو مولوی ہیں وہ سوال کرتے ہیں تو مَیں جواب بھی دے دیتا ہوں۔ لیکن تمہارے سوالات کا مَیں جواب نہیں دونگا۔ جو کچھ آتا ہے تمہیں بتا دیتا ہوں اور جو نہیں آتا وہ بتا نہیں سکتا۔ تم بھی خدا کے بندے ہو۔ مَیں بھی خدا کا بندہ ہوں۔ تم بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں شامل ہو اور مَیں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں شامل ہوں اسلام پر اعتراضات کا جواب دینا صرف میرا ہی کام نہیں تمہارا بھی فرض ہے کہ تم سوچو اور اعتراضات کے جوابات مجھ سے مت پوچھا کرو۔"

(حیات نور ص۵۷۹)

مکرم شوق محمد صاحب آف لاہور کا بیان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے لئے مندرجہ ذیل الفاظ میں اکثر دعا فرمایا کرتے:۔

"اے مولا اے میرے قادر مطلق مولا اس کو زمانہ کا امام بنا دے۔"

نیز بعض اوقات فرماتے۔

"اس کو سارے جہاں کا امام بنا دے"

مجھ کو حضور کا یہ فقرہ اس لئے چبھتا کہ آپ کسی اور کیلئے ایسی دعا نہیں کرتے۔ صرف ان کے لئے کرتے ہیں۔ چونکہ طبیعت میں شوخی تھی اس لئے میں نے ایک روز کہہ دیا کہ آپ میاں صاحب کے لئے اس قدر عظیم الشان دعا کرتے ہیں کسی اور کیلئے اس قسم کی دعا کیوں نہیں کرتے۔ اس پر حضور نے فرمایا۔

"اس نے تو امام ضرور بننا ہے مَیں تو صرف حصول ثواب کیلئے دعا کرتا ہوں ورنہ اس میں میری دعا کی ضرورت نہیں۔" (حیات نور ص۵۹۳)

مذکورہ بالا واقعات کے علاوہ اب مَیں قارئین کی خدمت میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے واضح ارشادات پیش کروں گا۔ جن سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کے مصداق کون تھے۔

(۱)۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی وہ تاریخی تقریر جو آپ نے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں ارشاد فرمائی اس میں آپ نے فرمایا۔

"اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت کا حق کس کا ہے۔ ایک میرا نہایت ہی پیارا محمود احمد ہے جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے۔" (حیات نور ص۵۵۸)

(۲)۔ "ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے مصافحہ کیا تو آپ نے اسے فرمایا میاں صاحب سے بھی مصافحہ کر لو شاید ہمارے بعد انکے ہاتھ پر تمہیں بیعت کرنی پڑے۔"

(الفضل ۱۴؍اگست ۱۹۳۶ء بحوالہ تاریخ احمدیت حصہ چہارم)

(۳)۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کو گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے سر پر سخت چوٹ آئی اور آپ نے محسوس فرمایا کہ میرا ورم دل کی طرف جا رہا ہے اس وقت آپ نے قلم اور دوات طلب فرمایا اور ایک کاغذ پر کچھ وصیت لکھ کر ایک لفافہ میں بند کر دی۔ اور اپنے خدمت گار شیخ تیمور صاحب کو یہ کہتے ہوئے دیا کہ دیکھو اگر میری وفات ہو جائے تو اس لفافہ میں جو کچھ لکھا ہے اس کے مطابق عمل کیا جائے شیخ تیمور صاحب کی روایت ہے کہ آپ نے اس لفافہ پر تحریر فرمایا تھا کہ

علیٰ اسوۃ ابی بکر۔ جس کا نام اس لفافہ میں ہے اس کی بیعت کرو۔ جب اسے کھول کر دیکھا گیا تو اس کے اندر نام لکھا تھا "محمود احمد"۔

(الفضل جلد ۲ نمبر ۲۵ ص۶ ۱۷؍ستمبر ۱۹۱۶ء)

اس واقعہ کی تصدیق خود مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بھی کی ہے موصوف تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"۱۹۱۱ء میں جو وصیت آپ (حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ) نے لکھوائی تھی اور جو بند کر کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا۔"

(رسالہ حقیقت اختلاف ص۶۹)

(۴)۔ اسی طرح شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری جب مصر تعلیم حاصل کرنے کے لئے گئے تھے تو آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا۔

"تمہیں وہاں سے کسی شخص سے قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں جب تم واپس قادیان آؤ گے تو ہمارا علم قرآن پہلے سے بھی انشاء اللہ بڑھا ہوا ہوگا۔ اور اگر ہم نہ ہوئے تو میاں محمود سے قرآن پڑھ لینا۔"

(الفضل یکم اپریل ۱۹۱۴ء)

نیز حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے اپنی آخری عمر میں علالت طبع کی وجہ سے نماز میں امامت وغیرہ کے فرائض حضرت مصلح موعودؓ کے سپرد فرما دیئے تھے۔

مذکورہ بالا تمام بشارات حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کے بابرکت وجود میں پوری ہوئی ہیں۔ اور آپ ہی برحق مصلح موعود تھے۔

ہے کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

جس کا نزول بہت مبارک (بقیہ ص۹)

مسعود پروگرام بنیگے۔ ہر مسلمان اسلام کے رنگ میں رنگین ہو کر واقعی ایک مثالی مسلمان بنیگا۔ فرقے مختلف سہی لیکن ایک کلمہ گو دوسرے کلمہ گو کا احترام کرنا سیکھے گا لیکن یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے۔ البتہ اس سرزمین پر ایک قطعہ ایسا بھی ہے جہاں اسلام کا درد اور تڑپ ہے جہاں کے مکین رضائے الٰہی کے حصول، اسلام کی عظمت اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان کی خاطر اپنی جانیں اپنے اموال اپنی عزت غرض یہ کہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ وہ احمدی مسلمان ہیں جو ایک امام کے اشارے پر اُٹھتے ہیں اور ایک امام کے اشارے پر بیٹھتے ہیں۔ جب ان نام کے مسلمانوں نے دیکھا کہ ان احمدیوں کی وجہ سے ہماری دوکانداری پر اثر پڑ رہا ہے تو ایک بار پھر مخالف طاقتیں منظم ہو گئیں یہ ۱۹۵۳ء کی بات ہے احمدیت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے ایک بڑا پروگرام بنایا گیا۔ دشمنان احمدیت پوری قوت کے ساتھ کمربستہ ہو گئے کہ اب اس جماعت کو ملیا میٹ کر کے ہی دم لیں گے۔ چنانچہ بربریت۔ لوٹ مار اور خونریزی کا ایسا شرمناک مظاہرہ کیا گیا کہ الاماں۔ ایسے پرآشوب دور میں خدا کے برگزیدہ خلیفہ حضرت مصلح موعودؓ نے خدا سے علم پا کر ان عناصر کے منصوبوں کو ناکام بنانے کے لئے جماعت کو پہلے سے خبردار کر دیا۔ الحمدللہ کہ اس مقدس وجود کی رہنمائی میں جماعت اس مرتبہ بھی ایک بڑے ابتلاء سے بچ گئی۔ اور مخالفین کو ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی سخت ہزیمت اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔

الغرض مخالفت کے بھڑکتے ہوئے ان تمام شعلوں کی عشر سامانیاں ہم نے اپنی آنکھوں سے اس رنگ میں گل و گلزار بنتے دیکھی ہیں کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کی یہ علامت:۔

"اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔"

اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کی اس اعجاز نمائی کا مشاہدہ کر کے ہماری زبانیں بے ساختہ کہہ اُٹھتی ہیں کہ:۔ ؎

آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

ترسیل زر، چندہ اور دیگر انتظامی امور کے بارہ میں منیجر بدر سے اور مضامین سے متعلق امور کیلئے ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

حضرت المصلح الموعودؓ کے مبارک ہاتھوں تحریکِ جدید کے دفتر دوم کا اجراء

"یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ زبان گو میری ہے مگر بلاوا اُسی کا ہے"

سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مقدس و بابرکت دورِ خلافت میں جو زبردست کارنامے سرانجام دیئے ہیں ان میں ایک اہم کارنامہ تحریکِ جدید کا اجراء ہے جو حضورؓ نے ۱۹۳۴ء میں اس وقت جاری فرمائی جبکہ ایک طبقہ نے جماعت کی مخالفت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رکھا تھا۔

اس تحریک کے شیریں ثمرات ظاہر ہونے کے بعد حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے ٹھیک ۳۵ سال پہلے ۲۶ نومبر ۱۹۴۴ء کو تحریکِ جدید کے دفترِ دوم کی بنیاد رکھی اور فرمایا کہ:-

"پانچ ہزار دوستوں کی ایک نئی جماعت آگے آئے جو اس تحریک [illegible] ہے"۔

سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی یہ تحریک خالصتاً خدائی القاء کے نتیجہ [illegible] چنانچہ جب حضورؓ نے یہ تحریک ۱۹۳۴ء میں جماعت [illegible] کی تھی اس وقت بھی حضور نے [illegible] فرمایا تھا کہ:-

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی [illegible] کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ [illegible] تحریکِ جدید [illegible] جاری [illegible] میرے ذہن [illegible] پہلے یہ تحریک نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"۔ (الفضل ۲ دسمبر ۱۹۴۲ء)

پھر فرمایا:-

"میں نے اس سکیم کو تیار کرنے میں ہرگز غور اور فکر سے کام نہیں لیا اور نہ گھنٹوں میں نے اس کو سوچا ہے خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تحریک پیدا کی کہ میں اس کے متعلق خطبات کہوں۔ پھر ان خطبوں میں میں نے جو کچھ کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر جاری کیا کیونکہ ایک منٹ بھی میں نے یہ نہیں سوچا کہ میں کیا کہوں۔ اللہ تعالیٰ میری زبان پر خود بخود اس سکیم کو جاری کرتا گیا اور میں نے سمجھا کہ میں نہیں بول رہا بلکہ میری زبان پر خدا بول رہا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطبوعہ الفضل ۲۶ فروری ۱۹۶۱ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۵)

تحریکِ جدید ـ پہلی صدی کا پروگرام

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریکِ جدید کی جزئیات اور تفاصیل بتاتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا:-

"جب میں نے اس سکیم کو بیان کیا تو میں اس خیال میں تھا کہ ابھی اس سکیم کو مکمل کروں گا اور میں خود [illegible] اس امر کو نہیں سمجھ سکتا تھا کہ اس سکیم میں کیا چیز موجود ہے۔ مگر بعد میں جوں جوں میں نے اس سکیم پر غور کیا مجھے معلوم ہوا کہ تمام ضروری باتیں اس سکیم میں بیان ہو چکی ہیں اور اب کم از کم اس صدی کے لئے ہمارے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ سب اس [illegible] ہیں سوائے جزئیات کے کہ وہ ہر وقت بدلی جا سکتی ہیں۔ پس جماعت کو اپنی ترقی اور عظمت کے لئے اس تحریک کو سمجھنا اور اس پر غور کرنا نہایت ضروری ہے"۔

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۳۹ء صفحہ ۷)

زبان میری ہے مگر بلاوا اسی کا ہے

چنانچہ حضورؓ نے پہلا دس سالہ دَور ختم ہونے کے بعد جب تحریکِ جدید کے دفتر دوم کا اعلان کیا تو حضورؓ نے فرمایا کہ:-

"میں اللہ تعالیٰ سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے جماعت کے دوستوں میں ہمت پیدا کرے گا اور یہ جو کوتاہی رہ جائے گی اُسے وہ اپنے فضل سے پورا کر دے گا یہ اسی کا کام ہے اور اسی کی رضا کے لئے میں نے یہ اعلان کیا ہے زبان گو میری ہے مگر بلاوا اُسی کا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے"۔

(الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۴۴ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۱۹۹)

دس سالہ دَور پر ایک نظر

تحریکِ جدید کی دس سالہ دور کی خدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"تحریک کے پہلے دَور کی میعاد دس سال تھی .... اس دَور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جس قربانی کی توفیق دی ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس نے اس عرصہ میں جو چندہ اس تحریک میں دیا وہ تیرہ چودہ لاکھ روپیہ بنتا ہے اور اس روپیہ سے جہاں ہم نے اس دس سال کے عرصہ میں ضروری اخراجات کئے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ریزرو فنڈ بھی قائم کیا ہے اور اس ریزرو فنڈ کی مقدار ۲۸۰ مربع زمین ہے اس کے علاوہ ابھی ۱۸۰ مربع زمین ایسی ہے جس میں سے کچھ حصہ خریدنے کا ابھی وقت نہیں آیا کچھ حصہ کو خریدا تو گیا ہے مگر اس پر ابھی قرض ہے اسے اگر شامل کر لیا جائے تو کل رقبہ ۳۸۰ مربعے ہو جاتا ہے اس دوران میں تحریکِ جدید کے ماتحت ہمارے مبلغ جاپان میں گئے، تحریکِ جدید کے ماتحت چین میں مبلغ گئے، سنگاپور میں گئے اور اس تحریک کے ماتحت خدا تعالیٰ کے فضل سے سپین - اٹلی - ہنگری - پولینڈ - البانیہ - یوگوسلاویہ اور امریکہ میں بھی مبلغ گئے اور ان مبلغین کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور سلسلہ سے لاکھوں لوگ روشناس ہوئے"۔

(الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۴۴ء صفحہ ۲-۱)

بیرونی مجاہدین کو بلوانے اور نئے مبلغین بھجوانے کا فیصلہ

تحریکِ جدید کے دورِ ثانی کا اعلان کرنے کے ساتھ ہی سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے فیصلہ کیا کہ بیرونی مجاہدینِ احمدیت کو ایک مقررہ عرصہ کے بعد واپس بلانے کا انتظام کیا جائے چنانچہ حضورؓ نے فرمایا:-

"جو مبلغ بیرونی ممالک میں جائیں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ان کی واپسی کا انتظام کیا جائے ہر تیسرے سال مبلغ کو واپس بلانا چاہیئے ... اور اگر مبلغین کو چار چار سال کے بعد بلائیں .... اور کم سے کم اتنے عرصے کے بعد ان کو بلانا نہایت ضروری ہے تا ان کا اپنا ایمان بھی تازہ ہوتا رہے اور ان کے بیوی بچے اور خود ان کو بھی آرام ملے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ حکیم فضل الرحمان صاحب کو باہر گئے ایک لمبا عرصہ گذر چکا ہے اور انہوں نے اپنے بچوں کی بھی شکل نہیں دیکھی جب وہ گئے تو ان کی بیوی حاملہ تھی بعد میں لڑکا پیدا ہوا اور ان کے بچے پوچھتے ہیں کہ اماں ہمارے ابا کی شکل کیسی ہے۔ اسی طرح مولوی جلال الدین صاحب شمس انگلستان گئے ہوئے ہیں اور صدر انجمن احمدیہ اس ڈر کے مارے ان کو واپس نہیں بلاتی کہ ان کا قائمقام کہاں سے لائیں اور کچھ خیال نہیں کرتی کہ ان کے بھی بیوی بچے ہیں جو ان کے منتظر ہیں ان کا بچہ کبھی کبھی میرے پاس آتا ہے اور آنکھوں میں آنسو بھر کر کہتا ہے کہ میرے ابا کو واپس بلائیں۔ پھر اتنا عرصہ خاوندوں کے باہر رہنے کا نتیجہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں اور آئندہ نسل کا چلنا بند ہو جاتا ہے ایک اور مبلغ باہر گئے ہوئے ہیں ان کے بچہ نے جو خاصا بڑا ہے نہایت ہی دردناک بات اپنی والدہ سے کہی اس نے کہا اماں! ہمارا فلاں رشتہ دار بیمار پڑا تو اس کا ابا اسے پوچھنے کے لئے آیا۔ تم نے ابا سے کیوں شادی کی جو کبھی ہمیں پوچھنے بھی نہیں آیا اس نے بچپن کی وجہ سے یہ تو نہ سمجھا کہ اگر یہ شادی نہ ہوتی تو وہ پیدا کہاں سے ہوتا اور اس طرح سے ہنسی کی بات بن گئی مگر حقیقت پر غور کرو یہ بات بہت ہی دردناک ہے اس کے والد عرصے سے باہر گئے ہوئے ہیں اور ہم ان کو واپس نہیں بلا سکے۔ پس یہ بہت ضروری ہے کہ مبلغین کو تین چار سال کے بعد واپس بلایا جائے"۔ (الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۴۴ء)

بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۲۰۱-۲۰۲

(مرتب - یوسف [illegible] شوق - ربوہ)

(منقول از [illegible] ۱۹۶۹ء)

حضرت المصلح الموعودؓ کے چند زریں کارنامے

اعداد و شمار کی روشنی میں

مرسلہ: مکرم سید رشید احمد صاحب بی۔ اے سونگھڑہ (اڑیسہ)

تعارف

مصلح موعودؓ کا نام: (حضرت) مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ
تاریخ پیدائش: ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء
انتخاب خلافت: ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء
وفات: ۸؍۹ر نومبر ۱۹۶۵ء

—×—×—×—

حضرت المصلح الموعودؓ کی عمر خلافت سے قبل: ۲۵ سال
مدت خلافت: ۵۲ سال
حساب ابجد میں مصلح موعودؓ کا عدد ۴۹۲

تعمیر مساجد

نام ملک	تعداد مساجد	نام ملک	تعداد مساجد
امریکہ	۳	فلسطین	۱
غانا	۱۹۳	کینیا	۳
انگلستان	۱	برما	۲
سیرالیون	۳۰	ٹانگانیکا	۲
سوئٹزرلینڈ	۱	ماریشس	۶
نائیجیریا	۲۰	جرمنی	۲
ہالینڈ	۱	انڈونیشیا	[illegible]
یوگنڈا	۴	شمالی بورنیو	۳

کل تعداد مساجد ← ۳۱۱

برصغیر ہند و پاک میں موجود اور بیرونی ممالک کی زیر تعمیر مساجد کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

تراجم قرآن مجید

حضرت مصلح موعودؓ کے عہد خلافت میں قرآن مجید کے تراجم مختلف زبانوں میں کئے گئے جن میں سے بعض مکمل ... شائع ہو چکے ہیں ... کا ترجمہ مکمل ہو کر ... نظر ثانی ہو چکی ہے اور اشاعت کے مراحل در پیش ہیں ان تمام زبانوں کے نام درج ذیل ہیں:-

انگریزی - جرمنی - ڈچ - ڈینش
سواحیلی - لوگنڈی - مینڈی - فرانسیسی
ہسپانوی - اٹالین - روسی - پرتگیزی
لوگو - گکمبا - انڈونیشین
← کل پندرہ زبانیں

تبلیغی مراکز

اب ایسے ممالک کے نام درج کئے جاتے ہیں جہاں حضرت المصلح الموعودؓ کے عہد خلافت میں تبلیغی مراکز کا قیام عمل میں آیا —

انگلستان - فرانس - سوئٹزرلینڈ
ہالینڈ - سپین - ڈنمارک - سویڈن
ہنگری - ... - اٹلی - روس
جرمنی - انڈونیشیا - سنگاپور - ملائیشیا
جزائر فجی - بورنیو - برما - ہانگ کانگ
ایران - جاپان - فلپائن - سیلون
شام - لبنان - عدن - دوبئی
فلسطین - اردن - مسقط - مصر - غانا
سیرالیون - ٹوگولینڈ - لائبیریا -
آئیوری کوسٹ - نائیجیریا - گیمبیا
کینیا - یوگنڈا - تنزانیہ - ماریشس
برٹش گیانا - ٹرینی ڈاڈ - ڈچ گیانا
ارجنٹائن۔

کل ۴۶ ممالک میں مشن قائم کئے

بیرونی ممالک میں کام کرنے والے واقفین کی کل تعداد —— ۱۶۴

تعلیمی ادارے

نام ملک	تعداد	نام ملک	تعداد
ٹرینیڈاڈ	۱	برٹش گیانا	
نائیجیریا	۱۱	فلسطین	۱
غانا	۲۰	سیرالیون	۱۹
کینیا	۱	یوگنڈا	۵
ماریشس	۱	جزائر فجی	۱
انڈونیشیا	۱	کل تعداد	۵۹

اخبارات و رسائل

اشاعت اسلام کے لئے اُن اخبارات و رسائل کی فہرست درج ذیل ہے جو حضرت المصلح الموعودؓ کے عہد سعادت میں کام کرتے رہے ہیں۔

نام	زبان	مقام اشاعت
Der Islam	جرمن	زیورچ
Active Islam	سویڈش	سٹاک ہالم
The Truth	انگریزی	نائیجیریا
The African Ascent	"	سیرالیون
The Muslim Sun Rise	"	واشنگٹن
Ahmadiyyat	انگریزی	ٹرینیڈاڈ
The Message	" و سنہالی	کولمبو
سینار اسلام	انڈونیشین	جکارتہ
البشریٰ	عربی	حیفہ
العصر	انگریزی	کیپ ٹاؤن
احمدیہ گزٹ	جرمن	زیورچ
الاسلام	عربی	عدن
المبشریٰ	انگریزی - اردو، تامل - برمی	برما
مسلم ہیرلڈ	انگریزی	انگلستان
Le Message	فرنچ	ماریشس
Islam	ڈچ	دی ہیگ
گائیڈنس	انگریزی فینٹی	غانا

کل تعداد رسائل و اخبار ← ۱۷ عدد

حاضری جلسہ سالانہ

حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ خلافت میں جماعتی ترقی کا اندازہ جلسہ سالانہ کی حاضری سے بھی کیا جا سکتا ہے۔

- دَورِ خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ میں حاضری کی تعداد —— تین ہزار دو صد پچاس افراد
- دَورِ خلافت کے آخری جلسہ سالانہ میں حاضری کی تعداد —— ایک لاکھ افراد

مالی تحریکات و مالی ترقی

(۱) حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ مالی تحریکات کی تعداد (انجمن ترقی اسلام کے لئے چندہ کی اپیل (۱۲ر اپریل ۱۹۱۴ء) سے لے کر وقف جدید کی تحریک (۲۷ر دسمبر ۱۹۵۸ء تک) —— ۳۱

(۲) ۱۹۱۴ء میں صدر انجمن احمدیہ متبرکہ میں محکمہ تعمیر اور بیت المال کے خزانے کی حالت —— ۱۲۰۰۰ روپے کا مقروض

(ب) صدر انجمن احمدیہ کے خزانے میں موجود تھے —— ساڑھے دس روپے

(۳) حضرت مصلح موعودؓ کی مبارک زندگی کے آخری سالوں کی حالت:-

صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ ۲۹۲۷۲۶۴ روپے
انجمن تحریک جدید کا بجٹ ۳۲۲۸۷۷۰ روپے
انجمن وقف جدید بجٹ ۱۰۷۰۰۰ روپے
جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کی مجموعی مقدار دیگر قربانیوں سمیت سالانہ —— ۱۰۰۰۰۰۰۰ روپے (ایک کروڑ روپے)

وسیع مطالعہ

مکرم چودھری محمد صدیق صاحب ایم اے ایم او ایل - انچارج خلافت لائبریری ربوہ کے تحریری بیان (الفضل ۹ر مارچ ۱۹۶۶ء) کے مطابق مندرجہ ذیل کتب حضرت مصلح موعودؓ کی نظر سے گذر چکی ہیں:-

کتب علم تفسیر	۱۷۷
کتب علم حدیث	۱۴۳
" علم فقہ	۱۰۱
" علم عقائد و کلام	۱۳۶
" علم تصوف	۲۰۶
" تقابل ادیان	۶۲
" متعلقہ اسلام بزبان انگریزی	۱۴۳
" سلسلہ احمدیہ	۱۹۴۰
" اہل سنت والجماعت	۱۵۰
" عقائد شیعہ	۳۵
" بہائیت	۳۵
" عیسائیت	۱۸۰
" ہندو و سکھ مذہب	۱۰۷
" بدھ مت	۵۰
" متعلقہ کمیونزم	۷۵
" تاریخ و سوانح	۶۸۰
" جغرافیہ و علوم عامّہ	۱۳۵
" سوشل سائنس (یعنی اقتصادیات و سیاست و قانون)	۴۹۰
کتب ہیئت و حساب	۵۰
" طب یونانی	۸۰
" طب ایلوپیتھک	۳۶
" ہومیوپیتھک	۵۵
" فلسفہ و نفسیات	۱۸۰
" علوم مافوق العادت و عجائبات	۵۰
" صنعت و حرفت	۴۷
" حوالجات انسائیکلوپیڈیا و لغات وغیرہ	۱۲۶
" ادب عربی	۳۰۰
" ادب اردو و فارسی	۸۱۶
" انگریزی ادب	۱۳۳۵
حضور کی نظر سے گزرنے والی کل کتب	۷۶۶۲

علمی خدمات

حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت ایک یہ پیشگوئی بھی تھی کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا چنانچہ آپ کی تصانیف کا طرف ایک سرسری جائزہ پیش خدمت ہے:-

قرآن کریم کی تفسیر	۱۱	کلام	۱۰
روحانیات اسلامی اخلاق و عقاید	۱۰	سیرۃ و سوانح	۳۱
تاریخ	۲	فقہ	۳
سیاسیات (قبل تقسیم ملک)	۲۵	سیاسیات (بعد تقسیم ملک)	۹
سیاسیات کشمیر	۱۵	احمدیت پر مخصوص مسائل و تحریکات	۹۹
کل تعداد	۹۹		

حضورؓ کے متفرق مضامین خطبات و ملفوظات جمع کئے جائیں تو جلدوں کی تعداد ہو گی بروایت شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی ۵۰ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔

(الفضل ... ن نوائی پہ رحمت خدا کرے آمین)

شانِ مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نتیجۂ فکر: مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور دار الہجرت ربوہ

خوب جوبن پر ہے پھر فصلِ بہار ۔۔۔ مسکراتے ہیں ہر سُو لالہ زار
شوق سے نغمہ سرا ہے عندلیب ۔۔۔ شاخِ گُل پر چہچہاتی ہے ہزار
برگِ گُل پر کس کا پیارا عکس ہے ۔۔۔ کیوں ہوئی جاتی ہے بُلبُل بیقرار
کس کا قد ظاہر ہوا ہے سرو میں ۔۔۔ کس کا جوبن لے کے آیا ہے چنار
کس کی عظمت کا ترانہ جوئے آب ۔۔۔ کہہ رہی ہے سوز سے لیل و نہار
کس کی فیاضی کی دکھلاتی ہے شان ۔۔۔ کوہساروں سے برستی آبشار

کس کی پیاری یاد میں صبح و مساء
چشمِ نرگس ہو رہی ہے اشک بار

اِک جواں معجز بیاں، فرخِ سیر ۔۔۔ کر گیا ہے راہِ حکمت استوار
کر گیا محکم خلافت کا نظام ۔۔۔ حبذا! یہ شان و شوکت، یہ نکھار
دینِ حق کو تمکنت حاصل ہوئی ۔۔۔ آگئی اسلام پر فصلِ بہار
امن آیا خوف زائل ہو گیا ۔۔۔ ہو گئے حالاتِ دنیا سازگار
راہِ تبلیغ و اشاعت کھُل گئی ۔۔۔ مشرق و مغرب ہوئے ہیں ہم کنار
اہلِ یورپ آگئے اسلام میں ۔۔۔ ہم قدم شہزادگانِ زنجبار
مجرموں کی راہ ظاہر ہو گئی ۔۔۔ خادمانِ حق نے پایا افتخار
ناخدائے کشتیٔ دینِ خدا ۔۔۔ خوب کشتی کر گیا طوفاں سے پار
عارفِ اسرارِ حق، نفسِ زکی ۔۔۔ صاحبِ فہم و ذکی، والا تبار

عاشقِ خیر الرسل، فضلِ عمرؓ
عالمِ روحانیت کا شہسوار

مصلحِ موعود، مہدی کا مثیل ۔۔۔ وہ مسیح النفس، دُرِّ شاہوار
صاحبِ فکر و عمل طیّب شجر ۔۔۔ جس کی شاخیں ہیں جہاں میں باردار
گیسوئے دینِ نبی کا شانہ گر ۔۔۔ اُمّتِ خیر الرسل کا پاسدار
رستگاری کا وہی موجب ہوا ۔۔۔ آپ کہ اے ساکنانِ شالیمار
مہدیٔ موعودؑ کا لختِ جگر ۔۔۔ حضرت نصرت جہاںؓ کے دل کا پیار
جس کی خاطر مہدیٔ موعودؑ نے ۔۔۔ عمر بھر کی ہیں دعائیں بے شمار
قدرت و رحمت کا اک زندہ نشان ۔۔۔ ہو گیا ہر معرکہ میں کامگار
دے کر بُستاں کو بہارِ جاوداں ۔۔۔ کامراں ہو کر ہوا سرحد سے پار
جس کو سچا پیار ہو محمودؓ سے ۔۔۔ جان و دِل کر دے خلافت پر نثار

فاتح الدین کو ملے فتح و ظفر
حامی و ناصر ہو دائم کردگار

تقریبِ رُخصتانہ و درخواستِ دُعا

مورخہ ۲۵ دسمبر ۷۹ء کو پاکستان میں میری بڑی بیٹی عزیزہ امۃ الکریم کوثر کی تقریبِ رُخصتانہ عزیز منصور احمد صاحب ابن مکرم شیخ ظہور احمد صاحب کراچی (جو میرے مرحوم خاوند کے بھانجے ہیں) کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پائی اور مورخہ ۲۹ دسمبر کو دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا ——— اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام اُمور بخیر و خوبی پایۂ تکمیل کو پہنچے الحمد للہ۔ میں بچی کو اُس کے سُسرال میں چھوڑ کر واپس قادیان آگئی ہوں بچی کی جُدائی کا ہم سب کے دل پر اور بچی کی طبیعت پر ہماری جُدائی کا گہرا اثر ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے سکون کے سامان میسّر کرے آمین۔

اس خوشی کے موقعہ پر مختلف مدّات میں مبلغ ۳۰/- روپے بطورِ شکرانہ ادا کرتے ہوئے تمام بزرگان و احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت بنائے اور دینی و دنیوی لحاظ سے ان بچوں کا مستقبل روشن ہو۔

خاکسار: فہیمہ اصغری اہلیہ مکرم شیر احمد خان صاحب مرحوم درویش

شادی خانہ آبادی

مورخہ ۲۶/۱۲/۷۹ کی شام کو "آشیانہ رانچی" میں خاکسار نے عزیزم مرزا آصف علی بیگ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مرزا آدم علی بیگ صاحب ساکن نیاگڑھ (اڑیسہ) کا نکاح محترمہ الماس احمد بیگم صاحبہ بنت مکرم سید اکرام محمد صاحب مرحوم رانچی کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے (۱۵۰۰۰/-) حق مہر پر پڑھایا۔ خطبۂ نکاح میں خاکسار نے موقعہ کی مناسبت سے اسلام کی تعلیمات بیان کیں اس موقعہ پر احمدیوں کے علاوہ کافی تعداد میں ہندو اور غیر احمدی بھی موجود تھے۔

مورخہ ۲۷/۱۲/۷۹ کو بارات واپس نیاگڑھ اڑیسہ آئی اور ۲۹/۱۲/۷۹ کو مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے بیٹے کی طرف سے ولیمہ پر قریباً ایک ہزار احباب کو مدعو کیا۔ احباب دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر مرزا آدم علی بیگ صاحب نے مبلغ ۵۰/- روپے اور مکرم سید سجاد احمد صاحب نے مبلغ ۲۵/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

خاکسار: شیخ عبد الحلیم مبلغ انچارج کٹک (اڑیسہ)

درخواستہائے دُعا

★— خاکسار کا پوتا بعمر پانچ سال دل کے عارضہ سے بیمار ہے بعض ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا ہے جبکہ بعض نے دل کے آپریشن کا مشورہ دیا ہے بچے کے والدین بہت غریب ہیں وہ مبلغ پانچ روپے مد "درویش فنڈ" میں ادا کرتے ہوئے جملہ بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں بچے کی معجزانہ اور کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: محمد شمس الدین صدر جماعتِ احمدیہ بھدرک

★— خاکسار کی والدہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں نیز خاکسار کے دو چھوٹے بھائی بھی بخار میں مبتلاء ہیں ان سب کی مکمل صحت و شفایابی کے لئے تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید وسیم احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

★— میرے چچا مکرم محمد مبشر احمد صاحب ناگنڈ جو اس وقت کرناٹک الیکٹرک سٹی بورڈ یادگیر میں کارگذار ہیں کو جونیئر انجنیئر کے لئے انٹرویو میں طلب کیا گیا ہے مختلف مدّات میں مبلغ دس روپے ارسال کرتے ہوئے موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے تمام احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار: محمد عبد الغنی ناگنڈ صدر جماعت احمدیہ دیودرگ

★— خاکسار کی بیٹی عزیزہ غنیمت سلمہا بفضلہ تعالیٰ اُمید سے ہے بزرگان و احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو بسہولت فراغت عطا کرے اور نیک، صالح اولادِ نرینہ سے نوازے آمین

خاکسار: غلام مہدی محمود بھدرک (اڑیسہ)

محترم قریشی منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم کو صدمہ

نہایت افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ محترم قریشی منظور احمد صاحب سوز ایم اے ناظرِ تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی والدہ محترمہ جمیلہ خانم صاحبہ اہلیہ محترم منشی عبدالحفیظ صاحب مرحوم متوطن کرہل (یوپی) جو عرصہ قریباً چھ ماہ سے فریش تھیں اور جن کی تشویشناک علالت کی آخری اطلاع ملتے ہی محترم سوز صاحب بھی کرہل پہنچ چکے تھے مورخہ ۳؍۲؍۸۰ بروز اتوار بعمر ۷۰ سال اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کی اندوہناک اطلاع ملتے ہی محترم حضرت ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ارشاد پر ہر سہ مرکزی تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے۔

مرحومہ نہایت متقی، عبادت گذار، دعاگو، بااخلاق اور ملنسار بزرگ خاتون تھیں مفاداتِ سلسلہ، خاندان مسیح پاکؑ اور مرکزِ سلسلہ کے ساتھ اس درجہ قلبی لگاؤ تھا کہ ان کا ذکر آتے ہی آبدیدہ ہو جاتیں۔ جماعتی کتب اور اخبارات و رسائل بالخصوص اخبار بدر کے مطالعہ کا بہت شوق تھا جو آخر وقت تک قائم رہا۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو فرزند محترم قریشی منظور احمد صاحب سوز اور مکرم قریشی محمود احمد صاحب نیز چار بیٹیاں محترمہ شمیم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرب صاحب احمدی کٹک آڑیسہ محترمہ نعیم بیگم صاحبہ محترمہ تسنیم بیگم صاحبہ اور محترمہ امینہ بیگم صاحبہ بطور یادگار چھوڑی ہیں ادارہ بدر اس صدمہ پر اپنے گہرے رنج کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے قربِ خاص میں جگہ دے نیز جملہ پسماندگان کو کمال صبر و تحمل کے ساتھ اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین:

(ایڈیٹر بدر)

منظوری انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

فہرست نمبر

مندرجہ ذیل قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اکتوبر ۱۹۸۱ء تک کے لئے منظوری دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدماتِ سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

نام مجلس	نام قائد	نام مجلس	نام قائد
قادیان	مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل	پینگاڈی	مکرم سی ایچ عبدالشکور صاحب
شورت	" ماسٹر بشیر احمد صاحب گنائی	پنکال	" محمد عزیز الحق صاحب
کیناٹور	" ٹی عبدالرشید صاحب	آسنور	" بشارت احمد صاحب ڈار
موسیٰ بنی مائینز	" منور احمد صاحب	سکندر آباد	" مقصود احمد صاحب شرق
منگھوڑا	" سید صفی الباری صاحب	ہاری پاریگام	" غلام نبی صاحب راتھر
ناصر آباد	" عبدالخالق صاحب بٹ	کانپور ملکی	" ڈاکٹر انوار احمد صاحب
باڑی پورہ	" میر عبدالرحمٰن صاحب	لکھنؤ	" داؤد احمد صاحب
شیموگہ	" میر شفیع الرحمٰن صاحب	چنتہ کنٹہ	" ظہور احمد صاحب بی کام
کیرنگ	" شیخ حلیم الدین صاحب	حیدر آباد	" شکیل احمد صاحب
چکہ ایمرچھ	" شیخ عبدالغفار صاحب	موگرال	" ایم پی ابراہیم صاحب
نونہومنی	" طاہر احمد صاحب میاں	کوڈالی	" ظفر احمد صاحب
گیرولائی	" کے احمد رشید صاحب	کلکتہ	" منظور عالم صاحب

ضروری نوٹ:- جن مجالس میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب ۱۹۷۸ء میں ہوئے تھے اور انہوں نے ابھی تک دوبارہ انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل نہیں کی ہے اُن جماعتوں کے صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کریں

افسوس! مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

قادیان ۸ر تبلیغ (فروری) — آج ہی لاہور سے بذریعہ ٹیلیگرام یہ انتہائی افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش عرصہ قریباً آٹھ نو ماہ تک زیر علاج رہنے کے بعد کل مورخہ ۷؍۲؍۸۰ بروز جمعرات بعمر قریباً ۷۶ سال وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لاہور سے مرحوم کا جنازہ مورخہ ۱۱؍۲؍۸۰ کو براستہ واہگہ بارڈر قادیان لایا جا رہا ہے۔

مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت مرحوم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ متوطن ہرسیاں ضلع گورداسپور بعدہ مہاجر قادیان کے فرزند تھے ملکی تقسیم سے بہت عرصہ قبل مکرم بھائی جی مرحوم نے قادیان میں مٹھائی۔ سوڈا واٹر اور برف وغیرہ کی دکان کھولی اور پھر اپنی انتھک محنت، لگن اور تندہی کے باعث اس چھوٹے پیمانے کے کاروبار سے انہوں نے قادیان میں ایک معقول جائیداد بنائی جو تقسیم ملک کے بعد قادیان میں بحیثیت درویش قیام رکھنے کے باوجود محکمہ کسٹوڈین نے اپنے قبضہ میں لے لی اور ہر ممکن قانونی چارہ جوئی کے باوجود واگذار نہیں کی۔ آپ نے اس نقصان کو نہایت صبر و تحمل اور خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا اور حسبِ معمول اپنی ذمہ داریوں اور عہدِ درویشی کو انتہائی صدق و صفا اور اخلاص کے ساتھ نبھاتے رہے۔

مرحوم نہایت درجہ نیک، متقی، پابندِ صوم و صلوٰۃ، عبادت گذار اور دعاگو بزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سی دوسری خوبیوں کے بھی مالک تھے۔ طبیعت نہایت درجہ سادگی پسند اور نرم خو واقع ہوئی تھی ہر فن مولا ہوتے ہوئے بھی محنت و مشقت سے کبھی عار محسوس نہ کی حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق بہت سی ایمان افروز روایات جو انہوں نے اپنے والدِ محترمؓ اور سلسلہ کے دوسرے بزرگان کی زبانی سن رکھی تھیں اکثر اپنے حلقۂ احباب میں بڑے دلچسپ اور تو دح پرور انداز میں بیان کرتے بیشتر مذہبی اور متنازعہ مسائل پر عبور رکھنے کے باعث طبیعت میں تبلیغی جذبہ و شوق بھی کارفرما تھا اسی کی بناء پر بارہا تحریک وقفِ عارضی کے تحت دور دراز علاقوں کے تبلیغی سفر بھی اختیار کیئے اور زمانۂ درویشی میں عرصہ قریباً آٹھ نو ماہ تک لوکل انجمن احمدیہ میں بطور سیکرٹری تبلیغ و تربیت خدمات بھی بجالاتے رہے۔

قریباً ۹ ماہ قبل بیماری کا شدید حملہ ہونے پر بغرض علاج گورو نانک ہسپتال امرتسر میں داخل کیا گیا جہاں تشخیص سے معلوم ہوا کہ کینسر کا مرض ہو چکا ہے کافی عرصہ امرتسر میں ہی علاج ہوتا رہا۔ از اں بعد ان کے عزیزان انہیں بغرض علاج و خدمت گذاری اپنے ہمراہ پاکستان لے گئے جہاں ہر ممکن علاج اور خبر گیری کی جاتی رہی مگر افسوس کہ کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی بالآخر تقدیر الٰہی غالب آئی اور مرحوم بھائی جی ہمیشہ کے لئے اس دارِ فانی کو چھوڑ کر دارِ قرار میں جا مکین ہوئے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے نہایت ہونہار، تعلیم یافتہ اور سلسلہ کے ساتھ اخلاص و محبت رکھنے والی جو اولاد بطور یادگار چھوڑی ہے اُن میں مرحوم کے تین فرزند مکرم عبدالحمید صاحب۔ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ اور مکرم عبدالسلام صاحب نیز مرحوم کی پانچ بیٹیاں محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ ایڈیٹر ماہنامہ مصباح۔ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ۔ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ۔ محترمہ امۃ الباری صاحبہ اور محترمہ امۃ الشکور صاحبہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جذبۂ اخلاص اور قربانیوں کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے انہیں اپنے قربِ خاص میں بلند درجات سے نوازے اور تمام پسماندگان کو اس گہرے صدمہ کے پورے صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین:

(ایڈیٹر بدر)

جماعتیں ۲۰ فروری کو جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ منعقد کریں!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائے عز و جل کی طرف سے اطلاع پا کر ایک عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ حضرت المصلح الموعودؓ کی پیدائش اور اس کے دنیا کے کناروں تک شہرت پانے اور اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی بشارت دی تھی۔ پیشگوئی مصلح موعودؓ متعدد پہلوؤں پر مشتمل اسلام کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے۔ تمام جماعتیں ۲۰ر فروری کو جلسے منعقد کر کے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور جلسہ کی غرض و غایت دوستوں پر واضح کریں اور جلسوں کی روئیداد مرتب کر کے نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوائیں تا کہ اخبارِ بدر میں بھی رپورٹوں کا خلاصہ شائع کرایا جا سکے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

عظیم الشان نشانِ صداقت ــــ بقیہ اداریہ (۲)

اب آئیے اس عظیم الشان نشانِ آسمانی کے اس پہلو کی طرف جو اس پیشگوئی کے لئے مقصود بالذات کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی وہ پہلو جس سے خود حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہو کر پایۂ ثبوت تک پہنچتی ہے۔

غور کیجئے کہ ایک ایسے وقت میں جبکہ آپ کے ہاں اُم المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ابھی تک کوئی اولاد موجود نہیں۔ آپ پورے وثوق اور حق الیقین کے ساتھ پیشگوئی مُصلح موعود کی الہامی عبارت کو ایک اشتہار کی صورت میں شائع کر کے دُنیا کے سامنے پیش فرماتے ہیں۔ جس میں خدائے علام الغیوب اور بزرگ و برتر کے یہ پُرشوکت الفاظ بھی موجود ہیں کہ :-

"تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا ...... فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل و الآخر مظہر الحقّ و العلاء کأنّ اللہ نزل من السّمآء" (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

اِن پُرشوکت الہامی الفاظ کو ذہن میں مستحضر کیجئے اور پھر سوچئے کہ کیا ایک عام انسان اِس درجہ وثوق و اعتماد کے ساتھ یہ دعاوی کر سکتا ہے کہ (۱) اُسے آئندہ کم و بیش اتنی عمر ملے گی جس کے نتیجہ میں (۲) وُہ صاحبِ اولاد ہوگا۔ (۳) نیز یہ کہ وہ اولاد، اولادِ نرینہ ہوگی۔ (۴) پھر وہ نرینہ اولاد بہت سی اہم اور غیر معمولی صلاحیتوں اور اوصاف و کمالات کی حامل ہوگی۔ (۵) اس صالح اولادِ نرینہ کے ذریعہ اُس کی مُرادیں پُوری ہوں گی۔ اور اُس کے مقاصدِ عالیہ کو تقویّت حاصل ہوگی۔

لاریب ــــ ایک عام انسان کے بس کی بات نہیں کہ وُہ اِس حد تک وثوق اور پختہ یقین کے ساتھ اس نوع کے متحدیانہ دعاوی کر سکے۔ بلکہ ایسا دعویٰ صرف اور صرف وہی راستباز انسان کر سکتا ہے جو اپنے علّام الغیوب خدا کے ساتھ زندہ اور مضبوط تعلق قائم کر کے اس کے شرفِ مکالمہ و مخاطبہ سے مشرّف ہو۔

پھر یہ دعویٰ محض اپنے ظاہری پُرشوکت الفاظ تک ہی محدُود نہیں رہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے ان حتمی وعدوں کے عین مطابق مقررہ میعاد کے اندر مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ کے ہاں وہ موعود فرزند پیدا ہوتا ہے جس کا نام بشیر (ثانی) اور محمود رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس پسرِ موعُود کی ولادت باسعادت کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید تصریح ہونے پر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے۔" (سراج منیر ص۳۱)

چنانچہ مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ لختِ جگر جو آپ کی غایت درجہ سوز و گداز اور درد و الحاح میں ڈوبی ہوئی شبانہ روز دُعاؤں کا رُوحانی اور شیریں ثمر ہے۔ اپنے قدوم میمنت لزوم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جلال اور اُس کے بے پایاں آسمانی افضال و احسانات لے کر اِس دُنیا میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ حسبِ وعدۂ الٰہی وہ خدائے قادر و توانا کی رضامندی کے عطر سے ممسُوح ہو کر اُسی کے سایۂ عاطفت میں جلد جلد پروان چڑھتا ہے۔ پھر وہ جیسے الٰہی نوشتوں کے مطابق صاحبِ شکوہ اور عظمت و دولت بنتا ہے، اپنی زندگی کے اُس دَور میں جسے عنفوانِ شباب کہا جاتا ہے اور جسے بعض نادان اپنی کور چشمی کے باعث کم سنی، ناتجربہ کاری اور دورِ طفلی کا نام دے کر نگاہِ تمسخر سے دیکھتے ہیں، مسندِ خلافت پر رونق افروز ہو کر لاکھوں افرادِ جماعت کے دھڑکتے ہوئے دلوں پر ایسی بزرگانہ شان کے ساتھ حکمرانی کرتا ہے کہ ہر محکوم اس کی غلامی کو اپنے لئے سرمایۂ عزّ و افتخار سمجھے۔

پیشگوئی مصلح موعود میں مذکور تمام علامات سیدنا حضرت محمود مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجودِ مسعود میں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہیں۔ آپ کے باون سالہ بابرکت عہدِ خلافت میں مٹھی بھر غریب جماعت کو حیرت انگیز وسعت اور ترقیات عطا ہوتی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رُوحانی آواز زمین کے کناروں تک پہنچتی ہے۔ اقوام و اُمم آپ کے وجودِ مسعود سے رحمت و برکت حاصل کرتی ہیں۔ آپ کی اولو العزم قیادت میں چار دانگِ عالم میں مراکزِ توحید کا قیام عمل میں آتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اِسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دُنیا پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ضلالت و گمراہی کی رُوح فرسا تاریکیوں میں گرفتار لاکھوں اسیر رُوحیں رستگاری و نجات حاصل کرتی ہیں ــــ!!

عظمتِ انسانی کا یہ عظیم پیکر اپنی زندگی کی آخری سانس تک معرکہ حق و باطل میں برسرِ پیکار رہنے کے بعد نہ صرف خود مظفر و منصور ہوتا ہے بلکہ اُسے اپنے متبعین کے حق میں بھی عرشِ ربِ کریم سے یہ عظیم الشان بشارت عطا کی جاتی ہے کہ

انّ الّذین اتّبعوك فوق الّذین کفروا الیٰ یوم القیامة

تیرے کامل متبع قیامت تک تیرے منکرین پر غالب رہیں گے۔

بالآخر میدانِ تقریر و تحریر کا یہ کامگار شہسوار ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء تا ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء متواتر ۵۲ سال تک اپنے ولولہ انگیز خطبات، اور رُوح پرور تحریرات کے ذریعہ قلوبِ مومنین کو گرمانے اور انہیں نئی تابندگی عطا کرنے کے بعد اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جاتا ہے۔

وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔

لاریب ــــ عظیم المرتبت رُوحانی آقا سیّدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بابرکت وجود اپنے رفیع الشّان مرتبہ و مقام، خداداد استعدادوں اور صلاحیتوں، پاکیزہ شمائل و اوصافِ حمیدہ، عظیم الشان کارہائے نمایاں اور جلیل القدر خدماتِ دینیہ کے باعث زندہ خدا کی زندہ تجلیات، حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فیوض و کمالات اور حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت و حقانیت کا ایک ایسا درخشندہ نشان ہے جو تاریخ کائنات میں تا ابد ایک سنہری باب کی حیثیت رکھے گا۔ اور جس کے ایمان پرور مطالعہ سے سعید رُوحیں ہمیشہ نورِ ہدایت حاصل کرتی چلی جائیں گی ؎

صاف دِل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں!
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار۔

(خورشید احمد انور) :-

اِعلانِ نکاح

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز مکرم ملک محمد سلیم صاحب ابن مکرم ملک محمد ابراہیم صاحب مرحوم حال مقیم میڈرڈ (سپین) کے نکاح کا اعلان عزیزہ امۃ العزیز ساجدہ سلمہا بنت اخویم مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش مرحوم کے ہمراہ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵/۲/۸۰ بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں فرمایا۔ خوشی کے اِس موقعہ پر بطور شکرانہ مد اعانتِ بدر میں مبلغ دس روپے ادا کرتے ہوئے جملہ احباب و بزرگانِ جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار: ملک محمد بشیر درویش قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

ویرائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ بکھنیا بازار - کانپور (یو - پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس،

AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS _ 600004.
PHONE NO. 76360.

REGD. NO. P/GDP. 3. PHONE NO. 35

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

MUSLEH-E-MAUD NUMBER

فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے انعامی رقم میں ایک ہزار روپے اضافہ کر دیا

علمی تصانیف پر اب اڑھائی ہزار روپے (۲۵۰۰) فی کتاب کے حساب سے پانچ (۵) انعامات دیئے جائیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے اڑھائی اڑھائی ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات اُن کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں :-

پہلا انعام :-

بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورتِ نبوت۔ معیارِ شناختِ نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورتِ شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام :-

اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام :-

تاریخِ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام :-

اسلامی اقتصادیات مثلاً بنکنگ۔ اور سُود۔ نظام بیمہ۔ زیرِ اثر حقہ رائج۔ تجارتی کمپنیوں کا نظام۔ انڈسٹری۔ بین الاقوامی تجارت۔ (ان مضامین پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام :-

کوئی علمی موضوع جو اُوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ر دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے۔ جو یکم نومبر تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جاسکے گا۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو۔ بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں۔

(ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب رہنمائی کر سکے۔

(ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سنِ طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔

(د) انگریزی خوان احباب توجہ کریں۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکے گا۔

۵۔ پرانی کتب زیرِ غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔ اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(الف) مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودہ کی تصحیح کریں۔

(ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے گا۔ بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مقالہ بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ½ حصہ کو بصورتِ اشاعت باہم شائع کرنے کا فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا۔ اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیرِ غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اُسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے۔ یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا۔ مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدرِ محترم سے استصواب کر لے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے۔ یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا۔ محترم صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا۔ اور اس کے بارے میں اُن کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)